کاسرۃ الاسنان
عرف
دندان شکن
مصنفہ
مولانا شاہ عبدالرحمٰن موحد لکھنوی رح

کاسرة الاسنان

مصنّفہ

مولانا شاہ عبد الرحمٰن موحد لکھنوی

ہر کہ خواند دعا طمع دارم

زانکہ من بندۂ گنہگارم

پیش کردہ

افضال الرحمٰن

نام کتاب: کاسرۃ الاسنان

تصنیف: حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن صاحب موحد لکھنویؒ

سال طباعت: ۲۰۰۴ء

بہ اہتمام: افضال الرحمٰن

مطبع: بھارت آفسیٹ پریس، دہلی

تقسیم کار: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵

انجمن ترقی اردو (ہند)

قیمت: ۲۲۵ روپے

تعداد: ۵۰۰

یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔

ملنے کے پتے

1. Afzalur Rahman,272 Jamia Nagar, Teachers' Training College Road
New Delhi-110025 Ph. (011) 26827174
email:- arahman272@hotmail.com
2. M/s. Maktaba Jamia Ltd., Jamia Nagar, New Delhi-110025
3. Anjuman Traqqi Urdu (Hind)
Urdu Ghar, Urdu Ghar Marg, 212Rouse Avenue, New Delhi 110 002
Tel.:3237210,3236299 email:-urduadabndi@bol.net.in

حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن موحد لکھنوی رح

شاہ صاحب کرٹ مخدوم، متعلقہ مبارک پور، محال روپاہ، شکارپور صوبہ سندھ کے رہنے والے تھے۔ اُن کے مورث اعلیٰ سید عرب شاہ، عرب سے آکر سندھ میں مقیم ہوئے تھے۔ اُن کے صاحبزادے سید دین محمد اُن کے صاحبزادے سید علم الہدیٰ اور اُن کے صاحبزادے سید محمد حسن تھے سید محمد حسن کے صاحبزادے شاہ مولانا عبدالرحمٰن موحد لکھنوی تھے۔

شاہ صاحب رح ۱۱۶۱ھ مطابق ۱۷۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ قرآن شریف اپنے ماموں اخوند ہدایت اللہ سے پڑھا۔ صرف و نحو، فقہ اور عقائد کی کتابیں حضرت مخدوم نبیرہ سید محسن شاہ سے جو حضرت غوث الثقلین کی اولاد میں تھے، بیعت کی۔ شاہ صاحب نے اپنے والدین اور مخدوم صاحب سے اجازت لے کر اُنیس برس کی عمر میں (۱۱۸۰ھ مطابق ۱۷۶۶ء) تحصیل علم کے لیے ترک وطن کر کے سفر

اختیار کیا ۔ چالیس برس کی عمر میں مدنی پور صوبہ بنگال میں قیام
اختیار فرمایا اور طلباء کو درس دینا شروع کیا ۔ سلسلۂ
سفر حجاز ۹ رمضان المبارک ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۹۰ء کو جدہ
پہنچے ۔ وہاں تین ماہ قیام فرمایا اور فریضہ حج ادا کر کے ۱۸۹۱ء کو
واپسی کا سفر شروع ہوا ۔ ۱۸۹۹ء میں لکھنو آگئے ۔ یہاں مسجد میں
قیام فرمایا اور رشد و ہدایت میں مصروف ہوگئے ۔ لگ بھگ تیس ۳۰ برس
تک حضرت مولانا حاجت مندوں کی امداد فرماتے رہے ۔ بالآخر نہایت
ضعف اور کمزوری کی حالت میں ۶ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۸۲۹ء
بروز جمعہ رحلت فرمائی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ ڈیوڑھی آغا میر میں دفن ہوئے

تصنیفات : ۱۔ کلمۃ الحق ۲۔ جہد المقل ۳۔ مفتاح التوحید
۴۔ کاسرۃ الاسنان

افضال الرحمن
جولائی ۲۰۰۴ء

کاسرۃ الاسنان

قاضی عبدالکریم صاحب جن کا مزار رائے بریلی میں ہے

حضرت مولانا ؒ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ مولانا کا رسالہ مسئلہ وحدت وجود کے سلسلہ میں آپ کی نظر سے گذرا۔ آپ اسی وقت وہ رسالہ لے کر دہلی گئے اور مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسالہ پیش کیا۔ حضرت شاہ صاحب ؒ نے رسالہ کو بغور ملاحظہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ بات تو حق ہے لیکن خواص کے واسطے درست ہے عوام کے لیئے نقصان دہ ہے اس لیئے کہ یہ اسرار الٰہی میں سے ہے۔ قاضی صاحب نے عرض کیا کہ میں آپ سے یہی دریافت کرنے اتنی دور سے آیا ہوں۔ اس پر شاہ صاحب ؒ نے فرمایا کہ مسئلہ وحدت وجود کے حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

قاضی صاحب وہاں سے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا ؒ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور کیفیت ملاقات حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ بیان کی
حضرت مولاناؒ نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ نے جو کچھ فرمایا اس کا
جواب دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ رسالہ کاسرۃ الاسنان میں
اس کا جواب تحریر فرمایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم تم سے
پوچھتے ہیں کہ خدا زیادہ جانتا ہے یا تم۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر سے
کہا لا الہ الا اللہ کہنے میں کوی قید خاص و عام کی نہیں ہے اور ایسا
نہیں ہے کہ اس کلمہ کو صرف خاص لوگوں تک محدود کر دیا جائے اور
عام لوگ زبان سے نہ نکالیں بلکہ بہ آواز بلند ہر شخص نماز میں اور منبر
پر اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے۔ جو لوگ خاص و عام کی قید لگاتے ہیں
تو کیا وہ اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔ مولانا صاحبؒ نے
مزید وضاحت کی اور فرمایا کہ اسرار اس کو کہتے ہیں جس کے واسطے
دلائل نہ ہوں۔ ہم نے مسئلہ توحید کو پورے اعلان کے ساتھ بہ دلائل
آیات قرآن مجید اور احادیث شریف پیش کیا ہے۔ ہمارے
رسالہ میں جو علمی بحثیں اصل و نقل سے کی گئی ہیں وہ آیات

قرآنی و حدیث نبوی اور ارشادات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے
مطابق ہیں البتہ ہم نے کاملین و ناقصین اور خاص و عام کا فرق
نہیں کیا ہے لیکن جو معنی بیان کیے ہیں وہ قرآن و حدیث
سے ثابت ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أعد ذكر إيمان لنا أن ذكره

هو المسك ما كررته يتضوع

و إنما قلنا أعد لأنا قد ذكرنا في تحقيق الإيمان وهو لا إله إلا

الله سابقا كرات والآن نريد إختصاره فقلنا أعد و

لنمهد مقدمة هي أن تعدد الواجب ممتنع إذ لو تعدد

الْوَاجِبُ لِيَعْجُزَ كُلٌّ مِّنْهُمَا عَنْ إِهْلَاكِ الْآخَرِ لِمُمَاثَلَتِهِمَا فِي الْوُجُوبِ

وَمَعْلُومٌ جَلِيٌّ عَلَى الْعَوَامِ فَضْلًا عَنِ الْخَوَاصِّ أَنَّ الْمِثْلَ لَا يَقْدِرُ عَلَى
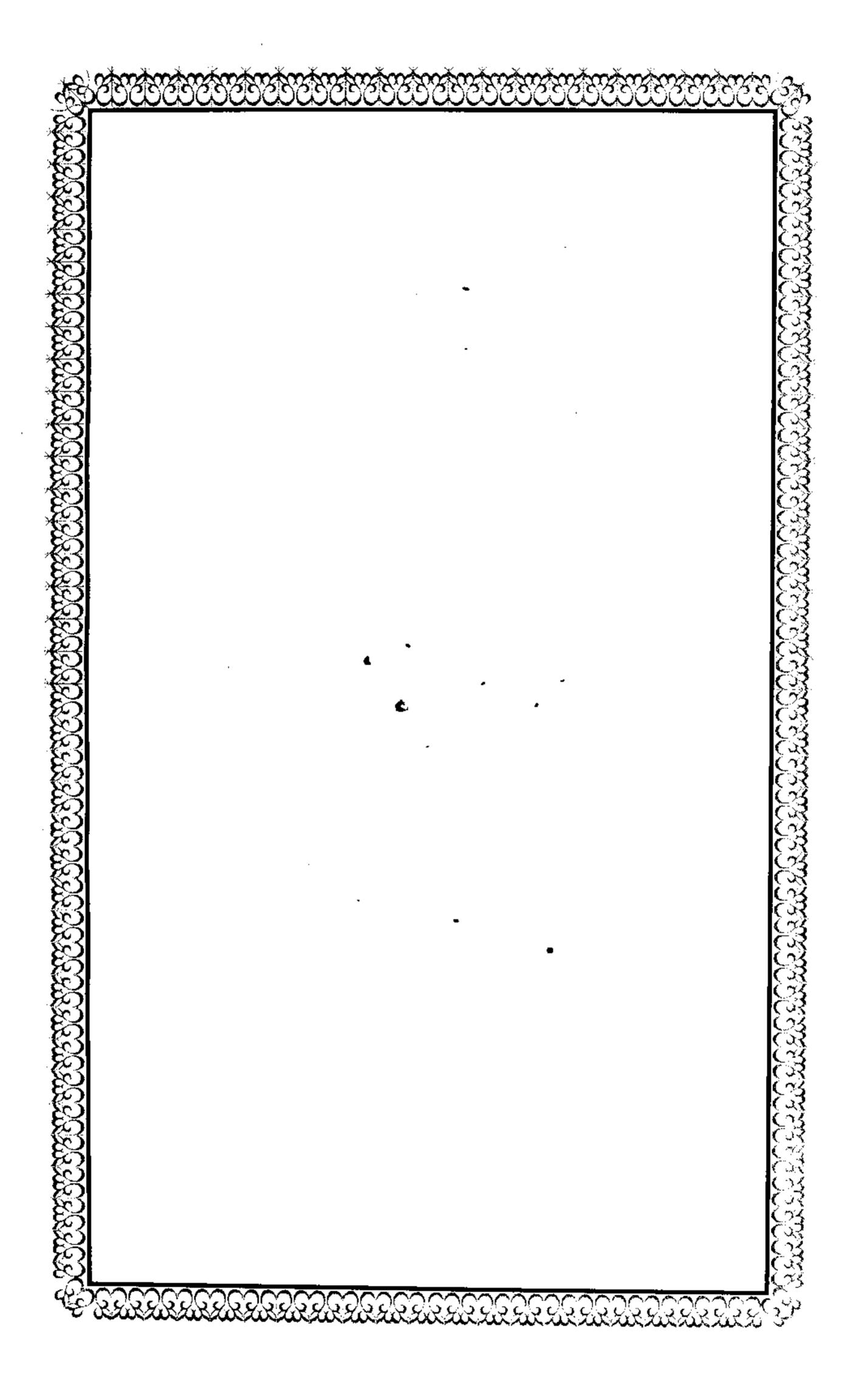
إِيجَادِ مِثْلِهِ أَوْ إِهْلَاكِهِ وَإِلَّا يَبْطُلُ الْمِثْلِيَّةُ وَهُوَ خِلَافُ الْفَرْضِ وَ

الْعَجْزُ يُنَافِي الْوُجُوبَ فَبَطَلَ تَعَدُّدُ الْوَاجِبِ وَأَمَّا تَوَهُّمُ تَعَدُّدِ

الْوَاجِبِ عِنْدَ الْمَجُوسِ فِي الْخَالِقَيْنِ فَمَدْفُوعٌ أَيْضًا إِذْ خَالِقُ

الْخَيْرِ يَعْجُزُ عِنْدَهُمْ عَنْ خَلْقِ الشَّرِّ وَبِالْعَكْسِ وَالْعَجْزُ يُنَافِي

الْوُجُوبَ وَ أَمَّا تَوَهُّمُ النَّصَارٰى وُجُوبَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَإِمْكَانُهُ هُوَ كَوْنُهُ مَحْدُودًا يَدْفَعُهُ إِذْ كَوْنُهُ مَحْدُودًا يُنَافِي

الْوُجُوبَ فَالْإِخْبَارُ عَنْ بُطْلَانِ تَعَدُّدِ الْوَاجِبِ أَوِ الْاِسْتِدْلَالِ عَلَيْهِ

لغو عند العقل الصحيح واما التعدد بين الممكن والواجب فمختلف فيه

فذهب الاكثر وهم العوام الى ثباته اذ الشیٔ بمعنى ما یعلم

ویخبر عنه اما ان یقتضی وجوده او عدمه او لا یقتضی شیٔا

فالاول الواجب والثانی الممتنع والثالث الممکن الخاص و

علیه بناء الکلمة الخبیثة وهی لا اله الا الله ای لا شیٔ من

اجنس الالهة الممکنة غیر الله ایضا اذ لا فارق بین ممکن وممکن اخر

وحصل من جمیع عبارة الخبیثة ودلالتها لا موجود الا غیر الله ای

لا موجود من الممکنات الله وکل موجود منها غیر الله فنقول وبالله

التوفیق انه یفهم من القسمة المذکورة تسبق الماهیة المعروضة علی الوجود

یعنی التقسیم الوجود من الکل وهو المحسن لا یفهم من القسمة المشهورة

العارض لها فی الوجوب والامکان وهو باطل لان الشئ بمعنی ما یعلم

ویخبر عنه لایتصور وجوده الا فی فردیه من الموجود والمعدوم و

لا ثالث وهو المرکب منهما والا یلزم اجتماع النقیضین وعلی الاول یلزم

تحصیل الحاصل فی الوجوب وعلی الثانی یلزم اجتماع النقیضین علی

تقدیر حصول المقتضی للمقتضی فی الوجوب وهو محال ایضا وعلی تقدیر

عدم حصوله یلزم تخلف المقتضی عن المقتضیٔ وهو ایضا محال و

ایضا الاقتضاء فرع الوجود دون العدم فکیف یقتضی العدم وجوده

فظهر ان القسمة المذکورة سفسطة محضة والماهیة المذکورة هو

الوجود نفسه فالحق ان الوجوب عبارة عن ضرورة الوجود نفسه

والامکان عبارۃ عن سلب ضرورۃ الوجود مع اعتبار التشخص

بہ فالواجب ھو الوجود الصرف والخالص والمحض والساذج والممکن

ھو الوجود الواجب المعتبر معہ التشخص فالوجود ھو حقیقۃ الاشیآء

وحقیقۃ الحقآئق اذ لا یخلو شئ من الاشیاء وحقیقۃ من الحقائق

کلہا من الوجود اذ لا یسبق علیہ شئ فالوجود ھو الحق والواجب

والواقع ونفس الامر والیہ ذھب الاقل وھم الخواص بل اخص

وھم الانبیآء علیہم الصلوٰۃ والسلام وعلیہ بنآء الکلمۃ الطیبۃ لا الٰہ

الا اللہ رد الزعم العکس وھو الکلمۃ الخبیثۃ المذکورۃ ای لا شیٔ

من جنس الالٰہۃ الممکنۃ غیر اللہ وکل الٰہ من الجنس المذکور اللہ

فیلزم من عبارتہا ودلالتہا لاموجود الا اللہ ای لاموجود غیر اللہ

وکل موجود اللہ اذ لافارق بین موجود وموجود

انہ قد غلط فی لا الہ الا اللہ اکابر العلماء شرقا وغربا سلفا وخلفا من

المحدثین والمفسرین والمجتہدین والمقلدین والمتکلمین والمتفقہین

غلطا فاحشا من وجوہ الاول حمل المنکور علی الواجب والثانی تقدیر

موجود اوممکن فی خبر لا التی لنفی الجنس وھو المستثنی منہ و

الثالث اتصال المفرغ ویشہد علی ما قلنا شہادۃ بینۃ قولہم

ما وقع فی بحث المسلم فی بحث قصر الاستثناء ان فی کلمۃ التوحید

اشکالا مشہورا فالمقدر اما موجود فلا یلزم عدم امکان الٰہ

سوی الله تعالی واما ممکن فلا یلزم منہ وجودہ تعالی ویجاب اولا

کما نقل عن شارح المختصر بان کلمۃ التوحید علی عرف الشارع وثانیا عن

بعض الحنفیۃ ان وجودہ تعالی تقرر فی بداھۃ العقول والمقصود نفی

الشریک وثالثا عن الزمخشری بان لاحاجۃ الی الخبر بل اصل

الترکیب اَللهُ اِلٰہٌ فدخل لا والا للحصر فالمسند الیہ ھو الله

والمسند ھو الا الہ وھذا مما یتعجب منہ کیف لا والمستثنی یستدعی

الحکم بالضرورۃ وما قیل فی تصحیحہ لو بدل لا و الا بانما کان

کلاما تاما من غیر تقدیر وانما ھو النفی وکلمۃ الا فاقول انہ

مدفوع بان المراد ان حاصلہ فی التخصیص کلا والا فالملازمۃ

ممنوعة ورابعاً كما اقول مما حقق ان ما يمكن للواجب فهو ضروری

فیلزم من الامکان الوجود ومن عدمه عدمه وخامسا ان مطلقات

الالهیات ضروریة للتعالی عن التبدل والتغیر فیکون الایجاب

ضروریا کالسلب انتهی وجه الشهادة ان تقدیر موجود او ممکن

صریح من قولهم فالمقدر اما موجود الخ واما ممکن وبعد تقدیر

موجود او ممکن تعین حمل المنکور علی الواجب والا یلزم کذب

لا اله الا الله لصدق نقیضه وهو بعض الاله موجود او ممکن و

ظهر ایضا اتصال المفرغ وهو الله لدخوله اولا فی ضمیر مستتر فی موجود

او ممکن راجع الی المنکور وثانیا فی المنکور اذ الراجع والمرجع شیء واحد

معنے فثبت ما قلنا من حمل المنکور علی الواجب وتقدیر موجود ا و

ممکن و اتصال المفرغ انه یکذبہم الکتاب لوکان

فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا وجہ التکذیب ان حمل المنکور علی لوا جب

فی لا الہ الا اللہ یقتضی حملہ علیہ فی ایۃ الاستدلال والا یبطل

التقریب وھو ظاھر والتعلیل ایضا اذ لا تمانع بین الممکن والوا جب

فیکون المعنے بعد حمل الالہ علی الواجب لوکان فیہما جمع کثیر

من الواجب لفسدتا ویرد علیہ محذور من وجوہ

خروج کلامہ سبحانہ عن البلاغۃ اذ علی ارادۃ الواجب من

المنکور یکفی فی الاستدلال ان یقال فی مقدم الاستدلال لوکان

معه اله لفسدتا فيلزم ايراد جمع المنكور والا الله وفيهما

خروج كلامه سبحانه عن الصدق ايضا اذ على ارادة الواجب

يلزم ان يقال لو كان فيهما الهة الا الله لما خربتا بل لفسدتا لا نطباق

دليلهم عليه وهو لما يكون بينهما من الاختلاف والتمانع فانهما ان

توافقت فى المراد تطاردت عليه القدرة وان تخالفت فيه تعاوقت

عنه كما فى البيضاوى فعلى عدم الخروج يتم التقريب المذكور بخلاف

لفسدتا اذ التمانع والاختلاف لما لم يمنع عن خروجهما من العدم

الى الوجود سابقا لا يمنع عن بقائهما على حالهما لاحقا ايضا وهو

ظاهر فبطل ملازمة الفساد فيلزم الكذب نعوذ بالله منه

ان حمل المنکور علی الواجب یستلزم صحۃ الاستثناء لدخول

ما بعد الا فی ما قبلہا العدم المانع وعموم علۃ الفساد من التمانع فی

زعمہم للاستثناء وعدمہ یستلزم بطلان الاستثناء وبالجملہ ان

حمل المنکور علی الواجب یقتضی صحۃ الاستثناء وھو القصر و

عموم العلۃ یقتضی بطلان الاستثناء فیلزم التناقض والتناقض

لایخلو عن الکذب والعیاذ باللہ ولکن ایکذبہم قولہ سبحانہ

لَوْکَانَ ھٰٓؤُلَآءِ اٰلِہَۃً مَّا وَرَدُوْھَا

انہ دلیل علی لا الہ الا اللہ ایضا والمنکور فیہ مطلق وفی لوکان

فیہما الہۃ الا اللہ مقید ای الہۃ غیر اللہ والمطلق یحمل علی المقید

مطلقا عند الشارح رحمه الله واذا وردا فی مورد واحد عند ابی حنیفة رحمة الله علیه ایضا وهٰهنا قد وردا فی دفع حادثة واحدة وهی الاشراك بالله نعوذ بالله منه فیرجع حاصل قوله سبحانه الی لو کان هٰؤلاء ای الاصنام وغیرهم مما یعبد اٰلهة غیر الله ما وردوها فقوله سبحانه هٰؤلاء ینادی باعلی نداء علی ان المراد بالمنکور الذی هو خبر هٰؤلاء هو الاصنام وغیرهم و ظاهر ان الاصنام اٰلهة ممکنة فوجب حمل المنکور فی لا اله الا الله علی الاصنام وغیرهم من الالهة الممکنة والا یبطل التقریب فبطل حمل المنکور فی لا اله الا الله علی نوا جب

و تعين الممكن وهو ظاهر و باهر بكمال الظهور وبعد حمل المذكور

على الامكان كيف يصح تقدير موجود او ممكن فى لا اله الا الله

لصدق نقيضه ومنشاء غلطهم عدم اطلاعهم على امور اوذهولهم

عنها الاول وضع المذكور والثانى القرينة على المحذوف والثالث

القرينة على المحذوف فى المفرغ والرابع وجه كثرة حذف

خبر لا التى لنفى الجنس كما هو قولهم ويحذف كثيرا

والخامس انقطاع المفرغ   انه يطلق

بالاشتراك اللفظى على معنيين الاول ذات الواجب سبحانه

و الثانى الممكن المعبود والدليل على الاشتراك اللفظى

انہ لایستعمل فی کل من معنیہ الا بالقرینۃ کلفظ العین

فورد استعمالہ فی الواجب قولہ سبحانہ نعبد الھک والہ

ابائک ابراھیم واسمعیل واسحٰق الٰھا واحدا ای نعبد اللہ و

اللہ واللہ اللہ فالالہ ھٰھنا واجب بقرینۃ الاضافۃ اذ الالہ

النبی ھو اللہ فقط وتوصیفہ بالواحد وھو الذی فی السماء الٰہ

وفی الارض الٰہ بقرینۃ ھو ای ھو اللہ فی السماء الہ و فی

الارض الٰہ بقرینۃ ھو الذی وقل اعوذ برب الناس ملک

الناس الٰہ الناس ای اعوذ باللہ بقرینۃ قل وجہ القرینۃ

انہ سبحانہ لایامر نبیہ بالاستعاذۃ والاستعانۃ بغیرہ سبحانہ

وفی الممکن نحو قوله سبحانه یعکفون علی اصنام لهم قالوا یا موسیٰ

اجعل لنا الٰها کما لهم اٰلهة ای اجعل لنا صنما بقرینة التشبیه ا

اولا و جمع الکثرة ثانیا اذ کثرة الالهة لا یوجد الا فی الامکان و

قالوا لا تذرن الهتکم ای لا تذرن اصنامکم بقرینة الجمع

و الاضافة والبیان بعده بقوله لا تذرن ودا ولا سواعا و

لا یغوث و یعوق و نسرا و قوله تعالیٰ اجعل الالهة الٰها واحدا

ای جعل الاصنام الله فالاول مستعمل فی الممکن بقرینة الجمع و

الثانی فی الواجب بقرینة توصیفه بالواحد و بالجملة ان الاله ثبت

اطلاقه علی المعنیین المذکورین من القران ولا یستعمل فی شیٔ من

معنیه المذکورین الا بالقرینة والاحتیاج الی القرینة فی کل من معنیه

دلیل الاشتراک اللفظی فلما ثبت الاشتراک اللفظی بالدلیل بطل

الاشتراک المعنوی بین معنیه او کون احدهما حقیقة والاخر مجازا

نعم لو قیل ان المنکور موضوع للمعبود مطلقا واجبا او ممکنا علی

عموم المجاز فهو مسلم او علی الحقیقة والاشتراک المعنوی لکن

متروک الحقیقة والاستعمال فهو مسلم ایضا ولا قدح فیما قلنا و

هو ان المنکور مشترک لفظی بین الواجب والممکن المعبود

فعلی عموم المجاز یکون مشترکا لفظیا اصطلاحیا وکل منهما

حقیقة وعلی الحقیقة المتروکة کان مشترکا لفظیا لغویا وکل

منہما مجاز فالمراد من المنکور فی لا اله الا الله هو جنس الاله الممکن

دون الواجب والقرینة علیه امران الاول وقوعه فی سیاق النفی

فهو یدل علی کثرة افراده وعمومها ولا کثرة الا فی الامکان

والثانی ان لا اله الا الله رد للخبیثة وهی لا اله الا غیر الله و

المراد من المقصور یکون متفقا علیه بین المخاطب والمتکلم وانما

الاختلاف بینهما فی شرکة المقصور علیه وافراده وابهامه وتعیینه

وعکسه وقلبه وظاهر ان المراد من المنکور فی الخبیثة هو المعبود

الممکن من الاصنام وغیرهم فکذا فی الطیبة فظهر ذهول الاکابر

عن وضع المنکور ان القرینة علی المحذوف العام فهو عدم القرینة

علی الخاص دون شئ اٰخر اذ کلما وجد الحذف یحتمل ان یکون المحذوف

عاما او خاصا فلا یترجح احدھما علی الاٰخر واذا عدمت القرینۃ

علی الخاص یترجح العام علی الخاص لعمومہ فیکفی فی القرینۃ علی

حذف العام عدم القرینۃ علی الخاص نحو لاریب فیہ ای لاریب

کائن فیہ لفقد القرینۃ علی الخاص والحمد للہ ای جمیع الحمد

ثابت للہ لفقدھا وضربی زیدا حاصل قائما ای ضربی زیدا

حاصل قائما لفقدھا ولولا رھطک لرجمناک لفقدھا وقس

ولولاک لما خلقت الافلاک ولولاہ لم یخرج الدنیا من العدم

ولولا علی لھلک عمر فالمحذوف فی ھذہ الامثلۃ المذکورۃ ھو

العام فقط ولا قرينة عليه غير فقد القرينة على الخاص وهو ظاهر

فعلم ان تقدير موجود او ممكن او غيرهما من الافعال العامة مخصوص

بالظرف وشبهه من الحال او الحروف الجارة غير في وبعد

لولا ولا رابع وبهذا التحقيق بطل ما قال الجامي في توجيه

القرينة وتصحيحها بقوله لولا زيد لكان كذا اى لولا زيد موجود

لكان كذا الان لولا لامتناع شئ لوجود غيره فتدل على الوجود

انتهى وجه البطلان ان القرينة على المحذوف العام هو

انتفاء القرينة على الخاص دون لولا اذ لولا كما يكون لامتناع

الشئ بعدم غيره كما لولا زيد معدوم لكان كذا فلا يدل

على الوجود اصلا وايضا ان لولا الامتناع النسبة الثانية بسبب

ايجاب النسبة الاولى اوسلبها فلا يدل على ان ظرفي النسبة

ماهما كما ان حروف الشرط تدل على لزوم النسبة الثانية لوجود

النسبة الاولى فلا يدل شئ منها على شئ من طرفي النسبة الاولى

فظهر ذهول الاكابر في تقدير موجود في لا اله الا الله ايضا اذ الا

الله ليس بظرف ولا شبهه ولا بعد لولا ولا فقد القرينة الخاص على

المحذوف في المفرغ وهو غير الله لشيوع زعم الغيرية وهو العكس

على المحذوف في المفرغ ان المفرغ يوجد فيه اطراد

امور ثلثة الاول الحذف وهو يقتضي اطراد القرينة عليه والا

تمييز القرينة على المحذوف في المفرغ

يحتمل الافادة والثانى كون ما وقع فيه المفرغ كلاما غير موجب و
هو وان كان مطردا لكن لا يصلح ان يكون قرينة على المحذوف
فى المفرغ والثالث الزعم وهو ايضا مطرد اذ المفرغ مستثنى
والاستثناء مطلقا من قبيل القصر والقصر لابد له من زعم
سابق يدفع بالقصر فالزعم لاطراده يصلح ان يكون قرينة
على المحذوف فى المفرغ فالقرينة على المحذوف فى المفرغ هو
الزعم فقط دون شئ اخر والزعم لايخلو اما ان يكون زعم شركة
او ابهام او عكس فالمحذوف فى المفرغ فى قصر الافراد والتعيين
هو المتعدد الذى احد جزئيه هو المفرغ والثانى من جزئيه هو

عدیله انکان الزعم زعم شرکة اوابهام والمحذوف فیه انکان قصر

قلب هو جزء العکس فقط وهو واحد دون متعدد فقصر الافراد

نحو ما محمد الارسول وما انتم الابشر مثلنا فالمحذوف فی الاول

هو المتعدد من رسول وبرئ عن الهلاك ای ما محمد رسول

وبری من الهلاك الارسول وفی الثانی لبشر ورسل ای ما انتم

بشر ورسل الابشر مثلنا وقصر القلب نحو ان هذا الاملك کریم

وان هو الاوحی یوحی فالمحذوف فی الاول لبشر دون غیره واالبشر

واحد وفی الثانی هوی دون غیره فانظران القرینة علی المحذوف

الذی ذکرنا متعددا کان او واحدا ما هی ولاقرینة علی المحذوف

المذکور الا الزعم السابق للمخاطب اذ المخاطب یزعم ان محمدا رسول

وبری من الهلاك فرد هذا الزعم افرادا وما محمد الا رسول وكذا

ما انتم الا بشر مثلنا فالمخاطب هو الجمع المذکرهم الانبیاء علیهم

السلام یدعون نحن بشر ورسل من الله فالقی الیهم ردا وانکارا

ما انتم الا بشر مثلنا وقس علیه قصر القلب فالمخاطب یزعم ان هذا

بشر دون غیره فرد قلبا ان هذا الا ملك کریم وکذا یزعم المخاطب

ان محمدا ینطق عن الهوی دون وحی یوحی فرد قلبا ان هو الا

وحی یوحیٰ ای ان هو هوی الا وحی یوحی وقس علیه قوله علیه

السلام لا خیر الا خیرك ولا طیر الا طیرك والقول المعروف لا فتی الا

على لا سيف الا ذو الفقار فالمقصور في هذه الامثلة هو المتعدد
الذي احد جزئيه المفرغ والثاني شريكه الاخر في الزعم اي
لا خير خيرك وخير غيرك الا خيرك ولا طير طيرك وطير غيرك
الا طيرك ولا فتى علي وغيره الا علي ولا سيف ذو الفقار وغيره
الا ذو الفقار وهذه الامثلة الاربعة الاخيرة كلها من قبيل
قصر الافراد وقصر الصفة اذ المقصور مطلق والمقصور عليه مقيد
في الاولين فالمطلق وصف للمقيد دون العكس والمقصور
صفة والمقصور عليه موصوف خاص في الاخيرين اذ الفتوة
صفة الامرين من علي وغيره في الزعم ولعلي فقط في الافراد

امثلة قصر الصفة على الموصوف

دون العكس ولكن اا السيف فان المراد منه ما يطلق عليه

السيف وهو وصف عام لامرين من ذي الفقار وغيره من

السيوف في الزعم ولذي الفقار فقط في الافراد دون العكس

فتقدير المتعدد من المفرغ وشريكه في الزعم في هذه الامثلة

يبلغ كمال البلاغة لوقوعه مطابقا لمقتضى الحال والمقام اذ

المتعدد المذكور يطابق القرينة وهي الزعم حكما ولفظا وطردا

ويطابق الواقع بلا لغويه ويطابق مقصود الناصر اولا واصالة له

اما كونه مطابقا لحكم القرينة فلان القرينة حاكمة بتقدير المتعدد

دون غيره واما مطابقته للفظها فهو ايضا ظاهر اذ المحذوف و

الزعم شئ واحد لفظا بخلاف اخبرنی فی نحو زید فی جواب من

قال من انبأك ای اخبرنی زید فالقرینة حاکمة بتقدیر اخبرنی

ایضا اذ الاخبار والانباء مترادف ولا یطابق لفظ القرینة

وهو ظاهر واما مطابقته طرد القرینة فلانه لو قدر موجود

اوشئ نحو لا خیر موجود اوشئ الا خیرك ففیه یحصل دفع

زعم الشركة لكن لا قرینة علیه اذ العام یقتضی فقد القرینة علی

الخاص ولا فقد ههنا لقیام القرینة علی الخاص وهو الزعم وایضا

لا یطرد فی جمیع مواد المفرغ اذ وما محمد الا رسول وما انتم

الا بشر مثلنا لو قدر فیه موجود اوشئ ای ما محمد موجود او

شئ الا رسول يلزم الكذب لوجود الموضوع وشيئته مع عدم

القرينة عليه ولو اريد العموم اى ما محمد موجود عام لرسول

وبرى من الهلاك الا رسول يصدق لكن تطويل بلا طائل

فيلغو وقس عليه لزوم اللغوية والمجاز فى تقدير موجود او شئ

فى ان انتم الا بشر مثلنا وان هٰذا الا ملك كريم وان هو الا

وحى يوحى بخلاف المحذوف المتعدد وهو المفرغ وشركيه فى الا وزاد

والواحد فى القلب فانه مطرد لا يتخلف عنه مادة من مواد

المفرغ واما مطابقته لمقصود القاصر اولا واصالة فلان

مقصوده اولا واصالة هو دفع الزعم دون ما يستلزم دفع الزعم

ولو قدر المتعدد او الواحد وهو الزعم يرد النفي على الزعم ولو قدر
موجود او شئ يرد النفي اولا على الوجود وشيئته ونفيهما يستلزم
دفع الزعم وبالجملة ان تقدير ما هو في الزعم متعددا كان او واحدا
يجتمع فيه مطابقات خمس الاول مطابقته للقرينة حلا والثاني مطابقته
لها لفظا والثالث مطابقته لها طردا والرابع مطابقته للواقع بدون
اللغوية والخامس مطابقته لها المقصود القاصر ولا واصالة بخلاف
تقدير موجود او شئ فانه يخلو ويعرى عن هذه المطابقات الخمسة
المذكورة فيكون عاريا عن لباس حسن البلاغة فتقدير المذكور
متعددا كان او واحدا مكتس بلباس حسن البلاغة وكمالها اذ البلاغة

مطابقۃ الکلام لمقتضی الحال او المقام فعلم بھذا التقریر ان

تقدیر موجود فی المفرغ المذکور باطل عند البلیغ الخبیر و صحیح

عند البلید الحمیر اذ الخبیر بصیر بنظر الی القرینۃ و اللطائف و

لا قرینۃ ولا لطیفۃ علی تقدیر موجود واما الحمیر فھو اعمی لا ینظر

الی القرینۃ ولا الی اللطیفۃ فظھر مما ذکرنا امور الاول ان

المراد من المقصور متفق علیہ بین المتکلم والمخاطب وانما الاختلاف

بینھما فی زعم شرکۃ المفرغ مع غیرہ وافرادہ عنہ اوابھامہ

وتعیینہ وعکسہ وقلبہ والثانی ان افراد المفرغ وتعیینہ انما یکون

فی المفرغ المتصل لدخولہ فی المتعدد المزعوم وان قلبہ لا یکون الا

فی المنقطع لعدم دخوله فی العکس والثالث ان المحذوف فی المفرغ بقرینة

الزعم متعددا کان کما فی الافراد والتعیین او واحدا کما فی القلب

کالمحذوف فی الجواب بقرینة السوال نحو زید فی جواب من اخبرک

ای اخبرنی زید وبهذا التحقیق اتضح ذهول الاکابر عن القرینة

علی المحذوف فی المفرغ والا لم یذهبوا الی تقدیر موجود او ممکن

فی لا اله الا الله اذ تقدیر موجود او نحوه مخصوص بفقد القرینة

علی الخاص وایضا مخصوص بالظرف وشبهه وبعد لولا ولیس المفرغ

وهو الا الله ظرفا ولا شبهه ولیس بعد لولا ولا فقد للقرینة علی

الخاص ههنا اذ المخاطب یزعم العکس وهو لا اله الا غیر الله فرد

قلبا بلا اله الا الله فالمقدر فی الجنبیۃ الله ای لا اله الله الا غیر الله و

الطیبۃ غیر الله ای لا اله غیر الله الا الله فالمفرغ فی الطیبۃ نقیض لغیر

الله وبالعکس فلا یدخل احدہما فی الآخر فیکون المفرغ منقطعا قطعا

ویقینا فالقرینۃ ہہنا ہی زعم العکس قائمۃ فلا فقد للقرینۃ علی

الخاص وہو ظاہر اما وجہ حذف خبر لا ہذہ فہو وجود العلۃ

التامۃ للحذف والعلۃ التامۃ ہہنا امور ثلثۃ الاول قیام قرینۃ

علی المحذوف والثانی سد شئی مسد الخبر والثالث رفع المانع وہو

الالتباس والساد مسدہ لیس الا الظرف اوشبہہ او المفرغ فاذا

حصل السد وجب الحذف والا لم یکن الساد سادا او لا المسد

مسد او اما وجه کثرة حذفه فهو کثرة وجود العلة التامة المذکورة

وبیان الامور الثلاثة المذکورة ان کثرة استعمال لاهذه لیست الا

فی الظرف وشبهه والمفرغ دون غیرها کما یظهر بالتتبع وکل من

المواضع هو موضع الحذف وجوبا دون الذکر فیلزم کون الحذف

کثیرا من الذکر لکثرة استعمال لاهذه فی هذه المواضع وظاهر ان

الحذف اهون من الذکر اذ لم یکن الساد مسد الحذف واما اذا

سد شئ مسده لم یکن الحذف اهون من الذکر وقد ذکرت ان

الحذف ههنا واجب لوقوع الساد مسده فالحذف لا یکون اهون

من الذکر قلت ان الساد اذا کان ضروری الذکر سواء ذکر الخبر

او حذف فالحذف اهون عن ذكره فالساد الذى ذكرنا فى هذه

المواضع ضرورى الذكر سواء ذكر الخبر او حذف واما استعمالها

فى غير هذه المواضع الثلثة فقليل مثل قوله عز من قال لا شئ

مثلى وقوله عليه السلام لا اله غيرك وقول المادح قدس سره

لا طيب يعدل تربا ضم اعظمه اما الظرف فنحو لا ريب

فيه ولا رفث ولا فسوق ولا جدال فى الحج ولا اكراه فى الدين

ولا خير فى كثير من نجويهم وفلا انساب بينهم وقس و

اما شبه الظرف فنحو لا علم لنا ولا طاقة لنا ولا تثريب عليكم اليوم

وقس واما المفرغ فنحو قوله عليه السلام لا خير الا خيرك ولا طير الا

طيرك والقول المعروف ولا فتى الا على لا سيف الا ذو الفقار فالمحذوف

فى الطرف وتشبهه هو العام فقط لا الخاص لقيام قرينة على العام وهى

فقد القرينة على الخاص كما ذكرنا سابقا والسادس مسد الخبر العام هو الظرف

وشبهه نحو لا ريب كائن فيه ولا رفث الخ كائن فى الحج ولا اكراه كائن

فى الدين ولا خير كائن فى كثير من نجويهم ولا انساب كائن بينهم

ولا علم كائن لنا ولا طاقة كائنة لنا وقس والمحذوف فى المفرغ

هو الخاص المزعوم للمخاطب اذ المخاطب يزعم الشركة فى خبرك

وخبر غيرك وفى طيرك وطير غيرك ويزعم ان الفتى على وغيره

من سائر الفتية وما يطلق عليه السيف ذو الفقار وغيره من سائر

السیوف فرد هذا الزعم لقوله لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار ای لا فتی

علی وغیرہ الا علی ولا سیف ذو الفقار وغیرہ الا ذو الفقار فالمحذوف هو

المزعوم الخاص بقرینة الزعم دون شیٔ اٰخر والسادمسد المحذوف المزعوم

هو المفرغ وهٰذه الامثلة الاربعة من قبیل قصر الصفة علی الموصوف

اذ المقصور من خیر وطیر مطلق والمقصور علیه من خیرك وطیرك

مقید والمطلق وصف للمقید دون العکس اذ الاخبار بعد العلم

بها اوصاف کما ان الاوصاف قبل العلم بها اخبار وکذا الفتوة والسیفیة

وصف لعلی ولذی الفقار دون العکس بتقدیر موجود او ممکن فی

هٰذه الامثلة الاربعة بعید بمراحل عند البلیغ الخبیر وان صح عند البلید

الحمیر الآخر موجود الاخیرك وقس علیه غیرہ فالبلیغ ینظر الی

صحة المعنی فی نفس الامر والی القرینة واللطائف والبلید ینظر الی

صحة المعنی فی زعمه دون نفس الامر ولا ینظر الی القرینة ولا الی

اللطائف اصلا فیذھب الی مایذھب ومن ھھنا ظھران المواضع

حذف خبر لا ھذہ ثلثة الظرف وشبھه والمفرغ لکن المفرغ نوعان

الاول الظرف وشبھه نحو لا رجل الا فی الدار ولا حول ولا قوة الا

بالله والثانی ماوراءھما نحو لا فتی الا علی الی آخر الامثلة الاربعة

فمقام حذف العام ثلثة الاول الظرف والثانی شبھه الذین

وراء المفرغ والثالث المفرغ اذا وقع ظرفا اوشبھه وما بقی لمقام

حذف الخاص الا المفرغ الذی وقع غیر الظرف وشبہہ والساد

مسد الخبر انکان ظرفا اوشبہہ اومفرغا وقع ظرفا اوشبہہ فالخبر

المحذوف ھوالعام من موجود وامثالہ ویکون لا لنفی الجنس نفسہ

دون صفۃ اوموصوفہ نحو لاریب موجود فیہ ولا رفث ولا فسوق

الی اخرالامثلۃ الظرف ونحو لا طاقۃ کائنۃ لنا ولا تثریب کائن علیکم

الیوم اذ لا معنے لنفی الرجل نفسہ الا نفی وجودہ ای لا رجل موجود

فیکون لا فی لا ریب فیہ وامثالھا لنفی جنس الریب والرفث والفسوق

والطاقۃ والتثریب والرجل والحول والقوۃ وانکان مفرغا متصلا

وراء الظرف وشبہہ فالخبر المحذوف فیہ ھوالمرکب الخاص فی

الزعم فيكون لا هذه لنفي الموصوف عن الجنس نحو لا خير الا خيرك الى اٰخر

الامثال وان كان منقطعا فلينظر الى العكس والمنقطع فان كان احدهما

صفة يكون لا لنفي صفة الجنس دون الموصوف نحو لا اله الا الله اى لا اله

غير الله فغير الله صفة وقس عليه عين الله فى الجنسية فيكون من

قصر الموصوف على الصفة ولان المحذوف فى المفرغ اذا وقع ظرفا

اوشبهه نحو لا رجل الا فى الدار ولا حول ولا قوة الا بالله امران الاول

ما يتعلق به الظرف اوشبهه وهو العام والثانى هو المستثنى منه

وهو المتعدد من المفرغ وشبهه اى لا رجل كائن فى الدار و

غيرها الا فى الدار فالقرينة على المحذوف العام فقد القرينة على

يعنى لا لنفي الموصوف فى الفرع

الفعل ورا الظرف وشبهه

الخاص والسادمسده هو الظرف وشبهه والقرينة على المتعدد

الخاص هو الزعم السابق وقس عليه لا حول ولا قوة الا بالله ای لا حول

ولا قوة کائن بالله ونحیره الا بالله فظهر من التحقیق المذکور بطلان ما

قال الجامی قدس سره السامی فی خبر لا التی لنفی الجنس حیث قال

ای لنفی صفته اذ لا رجل قائم مثلا لنفی القیام عن الرجل دون نفی

الرجل نفسه انتهی وقال فی مقام الحذف یحذف خبر لا هذه حذفا

کثیرا اذا کان الخبر عاما کالموجود والحاصل لدلالة النفی علیه نحو

لا اله الا الله ای لا اله موجود الا الله انتهی فاعلم ان فی القولین المذکورین

غلطا من وجوه الاول انه اورد مثالا لنفی صفة الجنس من تلقاء نفسه

وحكم بانحصار نفي لا في صفة الجنس ولم ينظر الى ابلغ الكلام

وهو كتاب الله العزيز العلام انه مملو من نفي الجنس بلا هذه

كما مر من الامثلة القرآنية اذ لا معنى لنفي الجنس الا نفي وجوده

والمقدر في جميع الامثلة المذكورة موجود ونحوه فلا هذه لنفي جنس

الريب والفسوق والجدال والاكراه والطاقة والتثريب دون

صفته والثاني ان لا هذه يكون لنفي موصوف الجنس ايضا نحو لا خير

الا خيرك الى آخر الامثلة الاربعة والثالث مع انه خصص لا

لنفي صفة الجنس قدر موجود في لا اله الا الله وبه فهي جلي ان نفي

وجود لا اله المنكور هو نفي جنسه دون صفته والرابع تخصيص كثرة

حذف الخبر بالعام غلط محض اذ قد عرفت ان المحذوف فی جمیع المفرغات

الاربعة المذکورة فی لاخیر الی اخرها هو الخاص المتعدد من المفرغ

وشریکه فی الزعم بقرینة الزعم والخامس انه قال فی وجه حذف الخبر

العام لدلالة النفی علیه وجه البطلان ان کلمة لاموضوعة

لنفی خبرها عن اسمها مطلقا سواء کان عاما او خاصا مذکورا او

محذوفا لا ما زاد علی النفی کسائر ادوات النفی مثل ان ولیس وما

ولا المشبهتین بلیس فعموم المنفی او خصوصه او ذکره او حذفه

لیس مدلولها بالدلالات الثلث مطابقیا او تضمنیا او التزامیا

ولا مدلولا عقلیا او طبعیا فلا معنی لدلالة کلمة لا علی عموم المنفی او

خصوصه فظهر غلطهم او ذهولهم عن وجه كثرة حذف خبر

لا التي لنفي الجنس والا لم يقع الجامي فيما وقع من الغلط الفاحش

بالوجوه الخمسة فانه اكبر الاكابر خلقا فالسلف لو ادركوا ماذكرناه لا

الخلف ايضا اتباعا وتقليدا لهم فالصواب ان يقال ويحذف لقيام

قرينة وجوبا لسد شئ مسده لمتير الكثرة وجود العلة التامة للحذف

فاما انقطاع المفرغ فنقول المستثنى المنقطع لايوجد الا في صورة

التقابل بين المنقطع وبين المستثنى منه فلابد للمنقطع من

توهم العكس نحو لايذوقون فيها بردا ولا شرابا الا حميما وغساقا فالحميم

والغساق منقطع لعدم دخول الحميم في وضع البرد وعدم دخول

الغساق فی وضع الشراب للتقابل بین البرد والحمیم وبین الشراب

والغساق ولا یخفی ان توهم العکس متحقق ههنا اذ المخاطب یتوهم

انهم یذوقون فیها بردا وشرابا ولا یذوقون حمیما وغساقا کما هو حالهم

فی الحیوة الدنیا فرد هذا العکس قلبا فقیل لا یذوقون فیها بردا ولا شرابا

الا حمیما وغساقا ای یذوقون حمیما وغساقا وقس علیه الی الظالمون

الا کفورا وان هذا الا ملک کریم وان هو الا وحی یوحی فانظر

ان کفورا وملک کریم ووحی یوحی لا یدخل فی شکور وبشر وهوی

للتقابل فیکون مفرغا منقطعا واعلم ان المفرغ کما یکون متصلا وما محمد

الا رسول وما انتم الا بشر مثلنا کذلک یکون منقطعا ایضا مثل و

الى الظالمون الا كفورا وان هذا الا ملك كريم وان هو الا وحى يوحى و هل

كنت الا بشرا رسولا اى هل كنت قادرا مثله سبحانه الا بشرا رسولا

فبشرا رسولا لكونه ضعيفا لورود خلق الانسان ضعيفا لا يدخل عند

الوهم فى قادر مثله سبحانه للتضاد بين القدرة والضعف فيكون منقطعا

ولو اريد هل كنت شيئا الا بشرا رسولا يلزم الكذب او اللغوية وهو محال

فى كلام البارى سبحانه فيلزم ان يكون بشرا رسولا منقطعا وقس فظهر

من كلام البارى سبحانه ان المفرغ كما يكون متصلا يكون منقطعا

ايضا كالغير المفرغ فانه يكون متصلا ومنقطعا فبطل ما قال صاحب المسلم

فى بحث حصر الاستثناء اذا المفرغ متصل وكذا وقع فى بعض نسخ المسلم فى

دفع جواب الامدی ویدفع بانه مفرغ وکل مفرغ متصل انتهی

حاصله ان المفرغ یکون متصلا ولا یکون منقطعا والا لا یتم التقریب فظهر

غلط الاکابر فی اتصال المفرغ فقط ایضا والامر نذهبوا الی ماذهبوا

تقریر لا اله الا الله بعد تقریر الخبیثة وهی لا اله الا غیر الله اذ الاشیاء

تظهر باضدادها ای بمقابلاتها فنقول ان لا اله الا غیر الله یرجع الی

کلیتین متلازمتین فی الصدق الاولی لا اله الا الله ای لا شئ من

جنس الالهة الممکنة الله والثانیة کل اله من الالهة الممکنة غیر

الله وکل منهما متلازم فی الصدق فنقیض الاولی بعض الاله الله

ونقیض الثانیة بعض الاله لیس بغیر الله وکل من هذین النقیضین

متلازم فی الصدق ایضا ویرجع حاصل الخبیثة من عبارتها ودلالتها

الی لاموجود الا غیر الله ای لا موجود الله وکل موجود غیر الله ویعبر

بالفارسیة ہمہ غیر اوست وهذا زعم عکس الطیبة للمخاطب فرد هذا

العکس بقوله سبحانه لا اله الا الله ای لا اله غیر الله وکل اله الله

وبقوله سبحانه لا اله الا هو ولا اله الا انت ولا اله الا انا وما من

اله الا الله وانما الحکم اله واحد ای لا اله غیره وغیرک وغیری

وغیر الله الا هو والا انت الا انا والا الله وقوله سبحانه انما الحکم

من الالهة الممکنة اله واحد ای الله دون غیره سبحانه ویحصل

من الطیبة متلازمتان کلیتان فی الصدق ایضا الاولی لاشیء

من الا اله ای من الالهة الممکنة بغیر الله والثانیة وکل اله من

الالهة الممکنة الله ونقیض الاولی بعض الاله غیر الله ونقیض الثانیة

بعض الاله لیس بالله ویرجع عبارتہا ودلالتہا الی لاموجود

الا الله ای لاموجود غیر الله الا الله وکل موجود الله ویعبر

عنه بالفارسیة ہمہ اوست وبالجملة ان المقدر فی الطیبة ہو

غیر الله بقرینة الزعم وہو زعم العکس ویشہد علی ہذا المحذوف

قوله سبحانه ما لکم من اله غیرہ اذ النفی یرجع الی توصیف

المنکور بغیرہ وتقییدہ به دون الموصوف والمقید المنکور والا

یلزم الکذب لوجود الموضوع من الالهة الکثیرة ویشہد ایضا

صراحة كلمة الغير فى خبر لا التى لنفى الجنس فى قوله عليه

السلام لا اله غيرك ولو اريد نفى الالوهية عن غير الله كما زعموا الورد

ما لكم من اله غيره ولا غيرك باله وبرهن الله سبحانه على نفى الغيرية منه

سبحانه وبين المنكور ببراهين خمس الاول لو كان معه الهة كما

يقولون اذا لابتغوا الى ذى العرش سبيلا والثانى لو كان فيهما الهة

الا الله لفسدتا والثالث لو كان هؤلاء الهة ما وردوها والرابع

والخامس ما كان معه من اله اذا لذهب كل اله بما خلق و

لعلا بعضهم على بعض وظاهر ان هذه الادلة كلها على هيئة القياس

الاستثنائى فلا بد لها من اشتمالها على المطلوب وهو لا اله الا الله و

برهن على غيريه

نقیضه وهو بعض الاله غیر الله ولا یشتمل شیٔ منها علی المطلوب وهو

لا اله الا الله ولا علی نقیضه فلابد من التوجیه المذکور فی الاستدلال

من المنکور والا الله حتی یرجع الی نقیض المطلوب ومن ترجیح المذکور

علی صریح نقیض المطلوب وهو بعض الاله غیر الله ومن تحسین العدول

هو الهة والا الله عن العدول عنه وهو نقیض المطلوب بعض الاله

غیر الله فنقول عدل عن بعض الاله وهو موضوع نقیض المطلوب

الی جمع منکور غیر محصور لیحصل حسن التطابق والتناسب بین منکور

غیر محصور فی المدلول وهو لا اله الا الله لدخوله تحت حرف النفی

وبین منکور غیر محصور فی الاستدلال اذ التناسب امر اهم عند

البلغاء وليدل على ان المراد من المنكور الالهة الممكنة دون مطلق

الالهة اوالواجبة فقط اذ الجمع الغير المحصور لا يوجد الا فى الامكان

والواجب لوحدته برى من الكثرة فلا يصح ارادة اطلاق الالهة

وعمومها للامكان والوجوب والا يرد عليه منع على الملازمة لا يرتفع

اصلا فورد لوكان فيهما الهة مقام بعض الاله الموضوع للنقيض

ثم عدل عن محموله وهو غير الله الى الا الله لحصول البلاغة

اذ لفظ الغير بين جمع منكور وبين الله كالاجنبى بين المحرمين

القرينين فيخل بالفصاحة واخلال الفصاحة يخل البلاغة ولفظ

الا كالقريب بين القرينين المحرمين فتحقق التحسين والترجيح

للمعدول فى الاستدلال على المعدول عنه فصدق المقول

المعروف كلام الملوك ملوك الكلام خصوصا كلام الملك

العزيز العلام فانه ملك ملوك الكلام فورد لوكان فيهما الهة

الا الله مقام لوكان فيهما بعض الاله غير الله لو حرف الشرط

اختير لو على كلا الدلالة كلمة لو على امتناع المفروض اولا

دون كلما وكلمة كان ناقصة لا تامة و الا يلغو تقديم الظرف

على المنكور وفيهما ظرف لغو متعلق بها وبيان للواقع دون

الاحتراز اذ لوكان وراءهما اله الا الله لفسدتا ايضا وسر التقييد

انه ليس الاشتراك الا فيهما دون وراءهما اذ المكلف من الجن

والانس والالهة الممكنة فيهما دون وراءهما وقدم الظرف على المنكور

ليصح وقوعه مبتدا كما فى نحو فى الدار رجل وليحصل قرب

التعلق فان قلت بتقدم الظرف على المنكور يحصل قرب التعلق بعامله

فلا يلغو التقدير على كونها تامة قلت قرب التعلق ينافى ولاء الفاعل

بفعله اذ الاصل ان يلى الفعل فولاء الفاعل بفعله اولى من ولاء المتعلق

بعامله فيلزم خلاف البلاغة فيلغو تقديم الظرف والهة مرفوع اسمها

والا الله خبرها اختير الناقصة لكونها اصلا و

اكثر استعمالا فى مقام الاستدلال كما لا يخفى وتنصيصا على الغرض

لنقيض المطلوب اصالة وتعليل الفساد بالتغاير لك بخلاف التامة

والعدول من النصب الى الرفع فى الا الله مع التناسب بما

قبله واصالة الرفع فى الخبر محلا لقطع الاستثناء وقلعه وقمعه وليس

الرفع على التوصيف على ما توهم اذ على التوصيف يدل على نفى

الغيرية تبعا لا اصالة فلا يشتمل على نقيض المطلوب المقصود اصالة

بالاستدلال وهذا العدول كالعدول فى قوله سبحانه بما

عاهد عليه الله من الكسر الى الضم ليدل العدول من الكسر

اللفظى على العدول من الكسر المعنوى وهو النقض اذ المقام

مقام ترغيب الايفاء وتهديد النقض فالمقام يقتضى العدول

المذكور اذ الكسر يومى الى كسره ونقضه اى العهد والفتح لمجيئه

موضع الکسر یومی ایماء خفیفا الی الکسر ایضا فلایلائم المقام بخلاف

الضم فانه یدل علی الجمع ای جمعه مع الابقاء فالعدول من النصب

الی الرفع ههنا یدل علی عدول لا من الحقیقة الی المجاز لوجوب

التعرض لنقیض المطلوب بخلاف النصب فانه کما یوید الخبریة

کذلک یقوی الاستثناء بل یوهم الوقوع فیما عنه الفرار من الاستثناء

لکونه حقیقة فیفوت التعرض المذکور فلا یبطل النقیض ولهذا

لم یجی قرأة النصب فی الا الله لاخلال فی اصل المطلوب و فی

بما عاهد علیه الله جاء قرأة الکسر ایضا لعدم اخلاله فی اصل

المطلوب بل فی الملائمة وبهذا التحقیق علم بطلان قاعدتهما اذا

کانت تابعۃ لجمع منکور غیر محصور وجہ البطلان ان حمل الا

علی الغیر ہہنا لیس الا لعدم اشتمال الدلیل علی نقیض المطلوب

علی حملہا علی الاستثناء لا لکونہا تابعۃ لجمع منکور غیر محصور الخ اذ

لو قیل لو کان فیہما اللات الا اللہ لفسدتا لکفی فی الاستدلال و

تحت
نکان الا محمولا علی الغیر لوقوعہا مقام محمول النقیض مع انہا و

تابعۃ لواحد علم فالصواب ان یقال کما حملت الا علیہا اذا

ت
دلت علیہ قرینۃ لا اذا کانت تابعۃ الخ ولا یخفی ان وقوع اللا

مقام الجمع المنکور الغیر المحصور مخل بالفصاحۃ والبلاغۃ لخلوہ

المحصور
عن حسن التطابق بین المذکورین ولہذا اورد الجمع المنکور الغیرا

دون الواحد العلم وبالجملة ان حمل الا على الغير فی ایة الاستدلال

لعدم اشتماله على نقيض المطلوب او عينه لو حملت الا على الاستثناء

و القرينة على المجاز امران الاول عقلى وهو عدم اشتمال الدليل

على المطلوب او نقيضه على الحقيقة ولابد له من احدهما والثانى

هو الرفع على الله اذ المستثنى لم يأت مرفوعا بعد الايجاب فالرفع

يرفع الامن الحقيقة الى المجاز وللرفع وجهان اخران الاول حصول

التناسب بين مابعد الا وما قبلها فى الرفع والثانى ان الرفع

اصل فى المبتداء والخبر محلا كما فى قوله سبحانه ان الله برى من

المشركين ورسوله فى قوله سبحانه مرفوع باعتبار محله اذ هو معطوف

علی اسم ان مع انہ منصوب لکنہ مرفوع محلاً فان قلت ان

قولہ سبحانہ اذا لذہب کل الہ بما خلق یدل دلالۃ قطعیۃ

علی ان المراد من المنکر ھو الواجب دون الممکن اذ ذھاب کل

الہ بما خلق متفرع علی صدور الخلق وصدور الخلق لا یمکن من

الممکن اذ صدور الخلق شان الواجب حقیقۃ وکذا الابتغاء الی

ذی العرش سبیلا یدل دلالۃ قطعیۃ علی ان المراد من المنکور

ھو الواجب دون الممکن اذ الابتغاء الی ذی العرش الواجب لا یتصور

الا من الواجب اذ الممکن فی قبضۃ ید قدرتہ تعالی فکیف یبتغی

الیہ سبیلا قلت صدور الخلق من لا الہ الممکن کجبرئیل علیہ السلام

الممکن

فانہ احیی عجلا حنیذا فی عہد الخلیل علیہ السلام کما ہو مروی

فی کتب السیر والتفاسیر وقد ورد فی الکتاب انی اخلق لکم من

الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ واحیی

الموتی باذن اللہ وقد روی فی صحیح البخاری ان دجالا یقتل

رجلا ثم یحییہ ثم تقتلہ ثم یحییہ ثم تقتلہ ولا یحییہ ثالثا

والاحیاء ہو الخلق وعیسی علیہ السلام الہ ممکن ولکن الدجال

واما جبرئیل ہو ایضا الہ ممکن کما یفہم من قول عبد اللہ

ابن زبعری اذ جاء عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت

نزول انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لہا واردون

فقال ابن الزبعری نحن نعبد الملائکة والنصاری یعبدون عیسیٰ

علیه السلام فلزم کون الملائکة وعیسیٰ علیهم السلام حصب

جهنم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اجهلك بلغة

قومك یا ابن الزبعری فان ما الخیر ذوی العقول ثم وردت

اٰیة اخری الا الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ فالحاصل ان

الملائکة ایضا الهة ممکنة فیکون جبرئیل ایضا الها ممکنا

ویدل علی ما قلنا من صدور الخلق من بعض الممکنات

قوله سبحانه فتبارك الله احسن الخالقین اذ یدرك

منه ان الخالق کثیر لکن الله احسنهم ولیس المراد من الخا لقین

الواجبين اذ تعدد الواجب ممتنع فالمراد من الخالقين هم الالهة

الممكنة المذكورة من عيسے علیہ السلام ودجال علیہ ماعلیہ و

جبرئیل علیہ السلام وغیرہم مما فی علم اللہ من الممکنات وسیاتی

جواب شبہۃ الابتغاء الی ذی العرش سبیلا فلنحرر وجہ

الملازمۃ اعلم ان وجہ الملازمات المذکورۃ وعلتہا القریبۃ

ہو لزوم عجزہ سبحانہ علی فرض التمانع والتغائر ونشئ اٰخر من التمانع

والاختلاف وہو ظاہر اذ مع وجود القدرۃ الکاملۃ للہ تعالی

لایتصور شئ من الملازمات المذکورۃ اذ جمع المذکور الغیر المحصور

فی مقدم الادلۃ الاستثنائیۃ ہو الجمع من الالہۃ الممکنۃ والممکن

باسرہ فی قبضۃ یدقدرتہ تعالیٰ فکیف یبتغون الی ذی العرش سبیلا

ھما

والخطم القدرۃ علی التمانع والتخالف باللہ سبحانہ حتی یلزم فساد

اوعدم ورودھم نارجھنم اوذھاب کل منھم بما خلق اوعلوا بعضھم

علی بعض وھو ظاھر وباھر فلابد من بیان وجہ لزوم العجز و

لنمھد اولا من تحریر وجہ الملازمات مقدمتین الاولیٰ انہ

نذکر کلاما سریع الفھم ویسیر الدرک وھو انہ قد اتفق ارباب

قا

العقول علی ان الواجب مقصور علی اللہ سبحانہ وبالعکس مصدا

وقد ورد فی شانہ سبحانہ وھو بکل شئ محیط واللہ علی کل شئ

قدیر واللہ بکل شئ علیم واللہ واسع علیم ولیس کمثلہ شئ واللہ غنی

عن العالمین واللہ الغنی وأنتم الفقراء فلابد ان یکون الواجب کذالک

والا یبطل قصر الطرفین فظهر ان الواجب یکون محیطا بجمیع الاشیاء

ذاتا وعلما وقدرۃ ویکون ایضا عدیم المثل والحاجة فیجب کون الواجب

بسیطا اذ الترکیب یحتاج الی الجزئین او الاجزاء فلا یخلو عن الحاجة

والواجب بری من الحاجة فظهر بالمقابلة بین الواجب والممکن

ان الممکن یجب ان یکون ذا الحاجة والمثل فالوجود یکون عدیم

المثل والحاجة اذ الوجود لا یماثل نفسه وجمیع الاشیاء کلا وجزأ

یحتاج الی الوجود دون العکس فثبت ان الوجود عدیم المثل والحاجة

وهو محیط بجمیع الاشیاء ذاتا وعلما وقدرۃ وعلم ان الوجود هو حقیقته

سبحانہ لان اللہ سبحانہ قد مدح نفسہ وقال واللہ بکل شئ

محیط واللہ علی کل شئ قدیر واللہ بکل شئ علیم وھذہ

الاوصاف الخمسة من الاحاطة والعلم والقدرة وعدیم المثل والحاجة

لایتصور الا فی الوجود فعلم ان الوجود ھو الواجب لاغیرہ فان قلت

الواجب شئ یثبت لہ الوجوب فیکون مرکبا من شئ ومن الوجوب

والترکیب لایخلو من الحاجة فلا یکون الوجود المذکور واجبا قلت

ان الوجود وھو الذی یقابل العدم بسیط محض ومتصف

بامہات الصفات من الحیوة والعلم والقدرة والارادة والسمع

والبصر والکلام ولا یرتفع ولا یزول بساطتہ باتصافہ بھذہ

الصفات اذ هٰذه الصفات لا تزید علی ذات الوجود مثلا اذا

ترتب علی الوجود اثر الحیٰوة یقال انه حی و اذا ترتب علیه الانکشاف

یکون علیما ابعلم حضوری وقس علیه سائر الصفات وقس علی امہات

الصفات صفة الوجوب فی عدم الزیادة فکما ان الحیٰوة والعلم

لا یزید علی الوجود نفسه کذا الوجوب لا یزید علی الوجود نفسه

والتقیید بالصفات المذکورة تقیید فی التعبیر والعنوان دون

المعبر عنه والمعنون فلم یلزم الترکیب فان قلت قد ظهر من التحقیق

المذکور ان الوجود المطلق هو حقیقته سبحانه وهو کلی طبعی ومن

المعقولات الثانیة لا وجود لها فی الخارج بل فی الذهن فقط فیلزم

ان لا یکون الله سبحانه موجودا فی الخارج قلت الوجود الذی

من المعقولات الثانیة هو الوجود العام المعتبر باعتبار العموم و

کما زعمت غیر موجود فی الخارج لانه مرکب من جزئین

احدهما موجود فی الخارج وهو الوجود و الثانی غیر موجود

فیه وهو الاعتبار المذکور و المرکب من الموجود وغیر الموجود

غیر موجود کما ان المرکب من المستقل وغیر المستقل غیر مستقل و

الوجود الذی هو حقیقته سبحانه هو الوجود المطلق مع قطع

النظر عن العموم والخصوص والتفصیل ان الاعتبارات الثلث

ای الشیٔ لا بشرط و بشرط امر و بشرط عدم امر یوجد فی کل من

الواجب والممکن والکلی والجزئی لکن الاعتبار الاول معقول

اول فی الواجب ومعقول ثان فی الممکن لانه بمنزلة الجنس

فی الممکن والواجب بری من ان یکون جنسا لشئ مثلا الحیوان

لابشرط معقول وفان لایوجد فی الخارج اصلا والحیوان بشرط

النطق وبشرط عدمه یوجد فیه کما فی زید وفرسه وکذلک

زید لابشرط لایوجد فی الخارج وبشرط الکتابة وعدمها موجود

فیه والوجود لابشرط الذی هونقیض العدم له ایضا اعتبارات

ثلث الاول اعتبار مع قطع النظر عن اعتبار الخلق وهو فی هذا

الاعتبار واجب واحد بسیط موجود فی الخارج متصف بامهات

الصفات وجمع للاضداد ليس کلا و الایلزم الترکیب والاحتیاج
ولاجزأ اذ الجزء من حیث انه جزء لایوجد بدون الکل للتضایف
ولاکلیا اذ الکلی جزء لافرادہ ولاجزئیا لانه هو الکل وهو فی هذا
الاعتبار جزئی ایضا باعتبار انه مفهوم یمنع فرض صدقه علی
کثیر ولیس بجزئی باعتبار ان الجزئی یکون مرکبا من الکلی و
التعین والثانی اعتبارہ مع الخلق وهو فی هذا الاعتبار
کثیر و کل وجزء وغیر موجود فی الخارج لانه مرکب من الموجود
وغیر الموجود والمرکب منهما غیر موجود لما مر والثالث اعتبارہ مع
عدم الخلق ولا مصداق له فی الواقع بالجملة الوجود لابشرط

معقول اول فی الواجب ومعقول ثان فی الممکن ولو لم یکن

معقولا اول فی الواجب لکان معقولا ثانیا وغیر موجود فی

الخارج وقد ثبت وجوده فی الخارج محیطا بجمیع الاشیاء فلا یلزم

کونہ کلیا طبعیا ولا محدودا فی شئ فظهر ان الوجود الذی

هو نقیض العدم واجب وبعد ثبوت وجوبه واحد ومع وجوبه

ووحدته متصف بامهات الصفات وجمع للاضداد وکونه

جمعا للاضداد ومتصفا بالصفات المقابلات منشاء للظهور

بانتزاع الکثرة والتغایر الموهوم بمقتضی الارادة وتفصیله ان

الوجود الواجب الواحد البسیط اراد بنفسه فی نفسه اعتبار

تکرارہ الی مالایتناھی کمراتب الاعداد فالواحد قد تقرر عند ارباب

العقول انہ لاتعدد فیہ لقولھم فالحق ان الواحد لیس بعدد

فاذا اعتبر تکرار الواحد الذی ھو لیس بعدد مرۃ یصیر اثنین

واذا اعتبر تکرارہ مرتین یصیر ثلثۃ وقس الی مالایتناھی فمراتب

الاعداد من الاثنین الی مالایتناھی لیس فیہا تکرارہ الواحد بل

اعتبار تکرارہ فتعددہ ھو اعتبار تکرارہ ثم الوجود الواجب الواحد

اعتبر لوسعتہ فی نفسہ بنفسہ اتصافہ بالتقابل من التضاد

والتضائف والعدم والملائکہ والتقابل بین المتقابلات من

یقتضی التغایر والتخالف والتکاثر بین المتقابلات کالسواد والبیا

والتوالد والعدم والملائکة لمللة والتقدم والتاخر والجهات

الستة والجوهریة والعرضیة وقس الی ما لایتناهی فالحاصل ان

الممکن لیس موجودا فی الواقع ونفس الامر بل فی الاعتبار فقط

ویدل علی ما قلنا قوله سبحانه الله خالق کل شئ وجه الدلالة

ان الخلق فی اللغة التقدیر کما فی القاموس والتقدیر هو الفرض

والفرض هو الاعتبار کما یفهم من قول الابرار الممکن ما لایلزم من

فرض وقوعه محال والفرض هو اعتبار شئ دون شئ فمعنی قوله

سبحانه الله خالق کل شئ الله معتبر کل شئ وکل شئ هو الممکنات

فوجوده الممکنات لیس الا فی الاعتبار الوجود الواجب الواحد

ولا یلزم من اعتبار تعدد الوجود الواجب فی نفسہ تعدد الممکنات

فی نفس الامر کما ان الشمع الواحد فی الزجاج الکثیرۃ یری متعددا

ومتکثرا فی الوھم وواحد فی نفس الامر فالحق الحقیق ان التقسیم

المذکور بانضمام اعتبارات لا بشرط وبشرط شئ وبشرط لا شئ فی

الوجود المطلق الواجب الواحد البسیط ایضا سفسطۃ کما

ذکرنا فی تقسیم الشئ الی الواجب والممکن والممتنع فی صدر

الرسالۃ وما ذکرنا من التفصیل والتردید والتقیید والاطلاق

فی الوجود انما ھو لتفھیم المنکر المتوھم وتطبیق کلام الوحدۃ علی

اصطلاحات القوم والا ففی الواقع الوجود المطلق الموصوف

بامہات الصفات الآن کما کان فی الاول قبل الخلق ولم یزد علیہ

شئ بعد الخلق الا اعتبار نفسہ بنفسہ فی نفسہ فظہر ماذکرنا

من ان غیر الواجب باطل فی نفس الامر ولیس فی الوجود الا

الواجب کما یشہد علیہ قولہ علیہ الصلوۃ والسلام

اصدق کلمۃ قالہا العرب قول لبید الا کل شئ ما

خلا اللہ باطل وعلیہ مبنی الملازمات المذکورۃ فی البراہین

علی التوحید المقدمۃ الثانیۃ ان تعلیق الحکم بالمشتق

اوبما فی معناہ یدل علیہ الماخذ نحو قولہ سبحانہ السارق و

السارقۃ فاقطعوا ایدیہما ای لسرقتہما والزانیۃ والزانی فاجلدوا

کل واحد منہما مائۃ جلدۃ ای لزنائہما واقتلوا المشرکین حیث

وجدتموھم ای لاشراکھم فان کلا منہا صریح الفھم وسریع الدرک

بالتعلق فی ان علیۃ القطع والجلد والقتل ھی السرقۃ والزنا والاشراک

نعوذ باللہ منہا فاذا فرغنا من المقدمتین فلنشرع فی تحریر وجہ

الملازمات فنقول وباللہ التوفیق انہ قد علق اللہ سبحانہ لزوم

الفساد بالتعاید دون شیٔ اخر وظاھر جلی ان فسادھما لا یلزم الا بعجزہ

سبحانہ وامکانہ فالکتاب المحکم البلیغ الخارج عن طاقۃ البشر

ھو قولہ سبحانہ لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا لو خلی ونفسہ و

سد باب التاویل والرای والعیاذ باللہ منہما لدل دلالۃ قطعیۃ

على ان علة الفساد هو التغاير بين الالهة وبينه سبحانه لاشئ اخر

لتعليق الفساد بالتغاير المفهوم من الا الله اى غير الله اذ المفهوم من

المقدمة امور ثلثة كون المذكور مظروفا لها وكونه متعددا وكونه

غير الله سبحانه وكل من الاولين على خصوصية لا يقتضى الفساد

والا فسدتا بالفعل لوجود العلة فتعين ان التغاير فقط يقتضيه

الفساد وجه الاقتضاء ان التغاير بينه سبحانه وبين الالهة يقتضى

ان لا يكون الله محيطا بهم ذاتا فيكون ناقصا ومحدودا وعاجزا

والنقص والحد والعجز من امارات الامكان وظاهر ان كل

شئ لا يئوده حفظ نفسه ويئوده حفظ غيره وعلى التقدير الخيرية

مع لوازمہا من النقص والحد والعجز یوده سبحانه حفظہما فیلزم

فسادهما وقد قال الله تعالیٰ ولا یئوده حفظہما والله علیٰ کل قدیر

والله بکل شئ محیط وهو ظاهر وباهر بخلاف وحدة الوجود و

العینیة بین الواجب وبینہما اذ علی الوحدة الارض والسماء

نفسه وعینه سبحانه والشئ لا یئوده حفظ نفسه فتحقق

وحدة الوجود والعینیة بینه سبحانه وبین الالهة بعبارة

النص وبینه وبین العالم کله بدلالة النص ولنرجع الی

حاصل الاستدلال وهو انه لو تحقق التغائر بین الالهة الممکنة

وبینه سبحانه یلزم الفساد لکن الثانی باطل فکذا المقدم وهو

تحقق التغائر وبعبارة اخرى وهى ان علة الملازمات المذكورة

هى التمانع فالتمانع بين المنکور وبینه سبحانه لایخلو اما ان ینتهی

الی عجز الباری سبحانه اولا وعلی الثانی لایلزم الفساد وبطل

الملازمات من الابتغاء وعدم ورود الالهة نار جهنم وذهاب

کل بما خلق وعلو بعضهم علی بعض فیلزم کذب کلامه سبحانه

فتعین الاول وهو العجز اذ علی العجز تحقق الملازمات کلها فیصدق

کلامه سبحانه فعلم ان التغائر هو علة عجزه سبحانه فثبت ان

الملازمات کلها حجج قطعیة وبراهین یقینیة لا اقناعیة اذ وجه

الملازمات کلها هو عجز الباری سبحانه اللازم للتغائر بینه سبحانه

وبین المنکور فظهر ان التمانع معلول للتجرد دون العکس اذ الاشیاء

الی ذی العرش سبیلا معلول للتجرد سبحانه دون العکس والاشیاء

هو التمانع او مستلزم له فبطل زعم الاکابر من ان علة الملازمات

هی التمانع وایضا ان التمانع والاختلاف بین الشیئین والتوافق

والاتفاق بینهما من عوارضهما لا من لوازمهما فالعارض لا یکون

علة لملازمة اللوازم وهو ظاهر وباهر فثبت التوحید بین المنکور

وبینه سبحانه عبارة بین وراء المنکور وبینه سبحانه دلالة

فثبت لا اله الا الله ای لا موجود الا الله فظهر من وجه الملازمة

وهو ان التغائر تقتضی امکانه سبحانه والامکان ماوی العجز نطان

ماقال التفتازانی ان هذه الحجة اقناعیة اذ لو ارید الفساد بالفعل

نمنع الملازمة لجواز الاتفاق بینهما ولو ارید الفساد بالقوة والامکان

لقوله سبحانه یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب انتہی

وجه البطلان انا نرید الفساد بالفعل اذ التغائر یقتضی امکانه

سبحانه والامکان ماوی العجز فیلزم الفساد بالفعل فسبحان الله

ان واهب العقول لم یتیسر له حجة قطعیة یقنع بالحجة الاقناعیة

وتیسر لارباب العقول حجج قطعیة وقس علیه قوله سبحانه لو

کان معه الهة کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا

ای یقولون انهم غیرالله لقولهم هٰؤلاء شفعاء نا عند الله و

ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی وجه الابتغاء الی ذی

العرش سبیلا ان التغایر بین الاله الممکن و بینه سبحانه یقتضی

التماثل بینه سبحانه و بین الممکنات کلها فی امہات الصفات

والا یلزم الرجحان بلا مرجح فی وحدۃ الوجود اذ المرجح فی وحدۃ

الوجود متحقق وهو ارادہ الواحد الباری سبحانه وبعد اتصاف

الاله الممکن بامہات الصفات کیف لا یبتغی الی ذی العرش سبیلا

اذ حب الریاسۃ مجبولۃ ومطبوعۃ فی کل شیٔ وقس علیه لو کان

هٰؤلاء اٰلهۃ ما وردوها ای لو کان هٰؤلاء اٰلهۃ غیر الله ما وردوها

والدال علی تقیید المنکور بغیر الله امران الاول کون القیاس

المذکور علی ھیئۃ الاستثنائی ومن واجبات الاستثنائی

اشتمالہ علی المطلوب او نقیضہ وظاھر انہ لا یشتمل علی شئ منھما

فلا بد من تقیید المذکور لیصح الاستدلال والا یبطل المتقرب

والثانی ان المطلق یحمل علی المقید فی آیۃ الاستدلال الثانیۃ

وھو لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا فیجب تقریر غیر

اللہ ھٰھنا ایضا فالتغایر بین الالھۃ الممکنۃ وبینہ سبحانہ

یقتضی التماثل بینھما فی الاتصاف بامھات الصفات وبعد

الاتصاف بامھات الصفات کیف لا یمنعون عن ورود جھنم

لعجزہ سبحانہ وقس علیہ لو کان معہ من الہ ای غیر اللہ

بالوجہین السابقین المذکورین اذا لذھب کل الہ بما خلق
ولعلی بعضہم علی بعض فثبت ان ھذہ البراھین الخمسۃ المذکورۃ
مطبقۃ علی لا الہ الا اللہ ای لا موجود الا اللہ عبارۃ بجبارۃ
و دلالۃ بدلالۃ فظہر بھذا التحقیق ان العلۃ القریبۃ للملازمات
المذکورۃ فی الکتاب ھو لزوم عجز الباری والعلۃ المتوسطۃ
ھو امکانہ سبحانہ والعلۃ البعیدۃ وھی التغایر المفروض
بینہ سبحانہ وبین لا الہ الممکن عبارۃ وبینہ سبحانہ و
بین العالم دلالۃ وظھر ایضا ان فی وجہ تعذر الاستثناء
فی الا اللہ ھو کون الدلیل علی ھیئۃ الاستثنائی وعدم

اشتماله على نقيض المطلوب واما وجه تعذر الاستثناء عند

الاكابر فهو عدم دخول ما بعد الا فيما قبلها مطلقا على الاتصال

ود لا انه على خصوص المراد هو لزوم الفساد على الاستثناء فقط

اى على تقدير كونه سبحانه مستثنى من المنكور كما يدل عليه

الاستثناء ومراده سبحانه هو لزوم الفساد مطلقا سواء كان

سبحانه مستثنى وخارجا عنهم او لم يكن مستثنى عنهم بل

يكون احدا منهم و د اخلا فيهم وظاهر ان كلا من الوجهين

المذكورين باطل لانه لا يخلو ان المراد من الجمع المنكور اما

الوجوب فيلزم دخول ما بعد الا فيما قبلها قطعا ويقينا فيكون

متصلا واما الامکان فثبت الانقطاع وعموم علة الفساد من التمانع
والاختلاف فی زعمهم یکفی فی دلالته علی عموم المراد المذکور
سواء کان المنکور جمعا او واحدا مظروفا بفیهما او وراءهما اذ
تقیید فیهما بیان للواقع دون الاحتراز عندهم فتقیید فیهما کما
لایضر فی عموم المراد کذلک الانقطاع لایضر فی عمومه ایضا
مثلا بمثل فبطل قاعدتهم اذا کانت تابعة لجمع منکور غیر
محصور وایضا لایوجد مادة اخری ولو واحدة لقاعدتهم
المذکورة بغیر هذا المثال فظهر غلط الاکابر فی لا اله الا
الله من وجوه ثلثة الاول حمل المنکور علی الواجب والثانی

تقدیر موجود او ممکن فی المفرغ والثالث اتصال المفرغ

وکذا اظهر غلطهم فی الادلة بوجوه الاول اختلاف حمل الاله

فی المدلول علی الواجب وفی الادلة علی الممکن وغفلتهم عن

بطلان التقریب علی الاختلاف المذکور وعدم ادراکهم

عن النداء رفیع الصوت من قوله سبحانه لوکان هٰؤلاء

الهة ماوردوها فانه ینادی بارفع صوت علی ان المراد

من هٰؤلاء هم الاصنام والالهة الممکنة دون غیرها

والثانی ان علة الملازمات هی التمانع والثالث

وجه تعذر الاستثناء فی الا الله هو عدم الدخول او

خُصُوصِ الْمُرَادِ وَالرَّابِعُ اَنَّ التَّقْيِيْدَ بِاِلَّا اللّٰهُ بَيَانٌ لِلْوَاقِعِ

دون الاحتراز فان قلت ان قوله عليه السلام لا اله

غيرك وقوله سبحانه ما لكم من اله غيره معارض بما

ورد وهو حي لا يموت لا تأخذه سنة ولا نوم وهو يطعم

ولا يطعم ولم يلد ولم يولد فالاول كما انه نص اى

مسوق فى نفى الغيرية عن المذكور فكذا الوارد نص اى

مسوق فى نفى العينية بينه سبحانه وبين الموصوف

بالموت والسنة والنوم وكونه مطعما على المفعول و

والد او مولودا وايضا معارض بصريح الغيرية بقوله

سبحانه افغیر الله تامرونی اعبد ایها الجاهلون افغیر

الله ابغی ربا وهو رب کل شیٔ افغیر الله اتخذ ولیا

فاطر السموات وقوله سبحانه من دونی ومن دونه

ومن دون الله ای من غیری ومن غیره ومن غیر الله

فهذه الاقوال کلها تدل دلالة قطعیة علی ان المنکور

غیر الله سبحانه قلت المراد من سلب الصفات المذکورة

ان الله سبحانه لیس بمنحصر فیها لان الموت والسنة و

النوم والمطعمیة علی المفعول والوالدیة والمولودیة

مختص بالانواع الثلث من الجن والانس والحیوان فاتصافه

سبحانه بهذه الاوصاف یوهم انحصاره سبحانه فی

الانواع الثلث فیلزم التغایر بینه سبحانه وبین غیره کالملك

والافلاك التسعة والعناصر الاربع ومایترکب منهما من

غیر الانواع الثلث من الاشجار والاحجار وغیرهما فیلزم الوقوع

فیما عنه الفرار فورد النفی عن الاتصاف بهذه الاوصاف

لئلا یلزم الوقوع فیما عنه الفرار لا لانه سبحانه غیر المیت

وغیر ماخوذ السنة والنوم والمطعم علی المفعول وغیر

الوالد والمولود تغایرا حقیقیا فالمراد انه حی لا ینحصر فی

من یموت او فی من تاخذه سنة او نوم او یطعم علی المجهول

ویلد ویولد ذکر الملزوم وارادة للازم فان قلت

ان التاویل بذکر الملزوم وارادة اللازم تفسیر بالرای

وقد ورد الوعید الشدید علی من یفسر القران بالرای

قلت ان ذکر الملزوم وارادة اللازم المذکور تفسیر للقران

بالقران اذ قد ورد النفی عن الغیریة بینه سبحانه و

بین المنکور بلا اله الا الله ای لا اله غیر الله الا الله موافقا

لقوله سبحانه ما لکم من اله غیره وقوله علیه السلام لا اله

غیرک وبرهن علی نفی الغیریة بینه سبحانه وبین المنکور

عبارة وبینه وبین سائر الاشیاء دلالة ببراهین خمس و

البراهين الخمس بحكم حكما بينا على تفسير الوارد بذكر

الملزوم وارادة اللازم المزبور اذ لم يُبرهن على نفي العينية

بينه سبحانه وبين هذه الاوصاف من الموت الى اخرها

فما لم يبرهن عليه من نفي العينيه يجب تاويله الى ما برهن

عليه من نفي الغيرية دفعا للتناقض والقرينة على المجاز من

ذكر الملزوم وارادة اللازم تعذر الحقيقة كما في جرى

الميزاب وصام نهاره وقام ليله فكما ان تعذر الحقيقة في

جرى الميزاب وصام وقام مشاهد بعين البصارة كذلك

تعذر الحقيقة في الوارد المذكور وهي ارادة الملزوم دون

اللازم مشاهد بعین البصیرۃ اذ العقل یاپن ان التغایر

بین العالم کلا او جزءا وبینہ سبحانہ یقتضی امکان

الطرفین وامکانہما یقتضی عجزہما والعیاذ باللہ من عجزہ

سبحانہ والجواب مما اتیت من الاقوال الدالۃ علی صریح

الغیریۃ ان ہذہ الاقوال لیس نصا فی التفرقۃ والتغایر

اذ غیر اللہ ودونہ ودون اللہ ترکیب اضافی وقع مفعولا

او متعلقا فلا یکون نصا اذ لابد للنص من کلام تام والکلام

التام ہہنا قد سیق فی انکار عبادۃ الغیر الوہمی والحادثہ

ولیا او نبیہ ربا وہو المقید فلا یصلح للمعارضۃ بالکلام التام

المبرهن عليه وهو قوله لا اله غيرك اوما الكم من اله

غيره فمعنى قوله سبحانه افغير الله زعما واعتبارا دون نفس

الامر والواقع دفعا للتناقض والتعارض تامرونى اعبد ايها

الجاهلون وجه الجهل ان عبادة غير الله زعما واعتبارا عبادة

المقيد وعبادته يوهم انحصار المطلق فى المقيد فيلزم منه

ان غير المقيد من سائر الاشياء غير المطلق وهو الله سبحانه

فيلزم الوقوع فيما عنه الفرار وهو الاشراك بالله فى زعم

الخلق فيكون اضلالا نعوذ بالله وقس عليه معنى وراءه

من الاقوال المذكورة فان قلت قد زعمت ان الوجود لا

عن نفسه ضرورة واما تشخصه فهو نزول وينفك عن الوجود

ویاتی مقام التشخص الاول تشخص اخر فزید اذ امات

وصار ترابا صار معدوما محضا لانتفاء وجوده وتشخصه معا

فیلزم انفکاك الوجود عن نفسه کانفکاك التشخص عن

الوجود فکیف یکون واجبا قلت ان زید اذا خلق من ماء

دافق وهو النطفة فالنطفة فی الرحم یصیر علقة ثم مضغة

ثم عظاما ثم یکسی العظام لحما ثم یصیر صبیا ثم شابا ثم

شیخا ثم میتا ثم رمیما فانظر نظر الانصاف ان وجود النطفة

هل یصیر عدما محضا فهذه الانقلابات انما وردت علی وجود

النطفة فالتغير و التبديل لم يات على وجودها بل على

تعينه وتشخصه اذ تعين النطفة وتشخصها تبدل بصورة

العلقة ثم و ثم الى اخر الانقلابات بل الى ما لا يتناهى فى

علم الله وايضا ان النطفة كان فى صلب ابيه وصورته و

ابوه فى صورة ابيه الى آدم عليه السلام وآدم كان فى

صورة التراب ثم و ثم الى ما لا يتناهى فى علم الله بل الى

الازل فظهر ان الوجود مع قطع النظر عن تشخصه مطلقا

غير منفك عن نفسه وهو الوجود والزوال والانفكاك انما

ورد على التشخص القائم بالوجود فتحقق ان الوجوب

عبارۃ عن عدم انفکاک الوجود عن نفسہ والامکان

عبارۃ عن جواز انفکاک الوجود المتشخص عن نفسہ فوجود

العالم مع قطع النظر عن تشخصہ واجب اذ ھو لاینفک عن

نفسہ ضرورۃ و وجودہ مع تشخصہ ممکن ای منفک عن

نفسہ بانفکاک احد جزئیہ وھو التشخص فثبت وحدۃ

الوجود بین الواجب والممکن فوحدتھما لھا نظیران احدھما

وحدۃ المعلوم والعلم فالصورۃ الحاصلۃ من حیث قیامہا

بالذھن علم و مع قطع النظر عن القیام معلوم والثانی کوحدۃ

الھیولی والصور الاربع فی العناصر الاربع عند الفلاسفہ فکما

ان هیولی العناصر الاربع واحدۃ بالتشخص متلبسۃ
بالبسۃ عناصر الاربع مع انہ لا قدح فی وحدتہا عندھم
کذلک وجودہ سبحانہ جامع بجمیع صور الانواع العالم فلا
قدح فی وحدتہ فی نفس الامر الا ان الفلاسفۃ غلطوا فی
انحصار وحدۃ الہیولی فی العناصر الاربع دون غیرھا اذ
لم یتنبھوا علی ان ہیولی الممکنات عقولا واجساما واحدۃ
بالتشخص وھو الواجب الوجود الواحد البسیط فان مادۃ جمیع
العالم وھیولاہ ھو الوجود البسیط لا غیرہ ویدل علی ما قلنا
من ان مادۃ جمیع الممکنات ھو الوجود البسیط دون شیٔ اخر

قولہ سبحانہ اللہ خالق کل شئ وجہ الدلالہ ان کل

شئ لا یتصور وجودہ بدون تعددہ وتکررہ وکثرتہ و

تغایرہ وتقابلہ بالمتقابلات الثلث فمعناہ ای ھو معتبر کل

شئ وتعددہ وتکثرہ وتکررہ وتغائرہ وتقابلہ فیدخل جمیع

الامور المذکورۃ من الشئ وتعددہ وغیرہ من التکرر والتکثر و

التغائر والتقابل فی الاعتبار دون نفس الامر فالحاصل ان التعدد

والتکرر والتکثر والتغائر والتقابل لیس فی الوجود فی نفس

الامر والواقع فالواقع ونفس الامر ھو الوجود البسیط الکبیر

المتعال والواسع العلیم فلا عرش فی نفس الامر بل فی الاعتبار

وعلیہ یدل قولہ سبحانہ انی وجہت وجہی للذی فطر

السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ای وجہت

الی الذی اعتبر السموات والارض حنیفا ای مائلا من

الباطل وھو توھم وجود الاشیاء فی نفس الامر دون الاعتبار

الی الحق وھو ان الوجود للہ سبحانہ فقط دون غیرہ من

السماء والارض من سائر الممکنات فان وجودھا فی الاعتبار

فقط دون نفس الامر وما انا من المشرکین الذین یزعمون

ان الوجود مشترک بین اللہ سبحانہ وبین الممکنات بل انا

من الموحدین الذین اتفقوا ان الوجود ھو اللہ سبحانہ فقط

لا غیرہ وھم الانبیاء علیہم السلام والصلوۃ وعلیہ یشھد
العقل ایضاً اذ الوجود والعدم نقیضان فالوجود لایخرج
نفسہ الی العدم والعدم لایخرج نفسہ الی الوجود ایضاً
والالزم انقلاب الحقیقۃ وھو باطل عند العقل فلایکون
الممکن موجوداً حقیقۃ والالزم خروج العدم الی الوجود
وھو انقلاب الحقیقۃ وظھر ان تاثیر الوجود لیس الافرضاً
واعتباراً فی نفسہ فقط وقد اثبتنا ان الوجود بسیط فھو
واجب من بساطتہ ووجوبہ یلزم نفی الترکیب و
التعدد ولا یلزم من نفیھما کبرہ ووسعہ وقد قال اللہ

تعالی وھوالکبیر المتعال وھو واسع علیم فیلزم کون الوجود

غیر محدود وغیر متناہ ولا یلزم من نفی التناھی والحد فی نفس

الامر نفی اعتبارھما فی الاعتبار فالوجود لکونہ کبیرا وواسعا

یعتبر فی نفسہ بنفسہ اعتبار التناھی والحد والتعدد

والتکثر والتکرر والتغایر والتقابل فی الاعتبار فظھر التناھی

والتحدد والتکثر والتکرر والتغایر والتقابل فی الاعتبار

دون نفس الامر فثبت لا الہ الا اللہ ای لا موجود الا اللہ

فی نفس الامر وظھر ایضا ھو الاول والاخر والظاھر و

الباطن وھو بکل شئ علیم فبعد ثبوت وحدۃ الوجود و

وجوبہ تحقق ان وجود الممکنات وظهور حقائق الموجودات

واتصافها بالتعدد والتکثر والتغایر والتقابل لیس الا فی

الاعتبار ثم الاعتبار علی وجهین احدهما اعتبار واقعی غیر

موجود فی الخارج هو ما کان منشاه واقعیا کالزوجیة الاربعة

والثانی اعتبار اختراعی غیر موجود فی الواقع هو ما لا یکون

منشاءه واقعیا بل اختراعیا محضا کالزوجیة الخمسة فوجود

الممکنات الذی اعتبره الواجب فی نفسه بنفسه اعتباری

واقعی غیر موجود فی الخارج ای معدوم فیه لکنه مع معدومیته

باقتضاء الحکمة والمشیة یری موجودا فی الخارج ویعبر عنه

فی الفارسیة بمود بی بود وذلك صنع الله الذی اتقن کل شیٔ

والتغایر الذی اخترعه اوهامنا بینه سبحانه وبین العالم و

لکن التغایر الموجودات فیما بینهم اعتباری اختراعی محض لا وجود

له فی الواقع ولا فی الخارج اذ منشاءه وهو کثرة الممکنات

المتغائرة لیس بواقعی کزوجیة الخمسه وکسراب بقیعة تر

یحسبه الظمان ماء اعلم ان ما یتوهم ان التاویل فی

المنکور بالوجوب اوما یئول الیه وتقدیر موجود امر مجمع

علیه وقد ورد لا تجتمع امتی علی الضلالة وعلیکم بالسواد

الاعظم فمدفوع بانه لابد للاجماع من امرین الاول کون

الامر المجمع علیه امرا شرعیا والثانی اتفاق اهل الحل والعقد

علیه فی عصر واحد اوازمنة متقاربة اما التاویل فقوله لا اله

الا الله محکم والمحکم یابی عن التاویل واما التقدیر موجود

لیس بامر شرعی بل خلاف حکم شرعی اذ الشرع الشریف یکذبه

بقوله علیه السلام لا اله غیرک وقوله سبحانه ما لکم

من اله غیره والبراهین الخمس واما الامر الثانی وهو الاتفاق

فلم یثبت ایضا اذ لم یتفقوا علی التاویل والتقدیر فی عصر

واحد اوازمنة متقاربة کاتفاقهم علی خلافة ابی بکر

رضی الله عنه بل هو تقلید محض کتقلید النعاج بعضهم

لبعض وكتقليد النصارى بعضهم لبعض على التثليث والعياذ بالله

اذ اول الاكابر لما توهم ان ظاهر ما يدل عليه لا اله الا الله من

التوحيد والعينية بين المنكور وبينه سبحانه خلاف ما حكم

به سلطان القوى اذ الممكن لا يصير واجبا وبالعكس لا بعد

انقلاب احدهما الى الاخر وظاهر ان انقلاب الحقيقة محال صرف

لا اله الا الله من ظاهره الى ما حكم به سلطان القوى من

التاويل المذكور والتقدير المزبور ثم جاء اخر واستحسن

التاويل والتقدير فقلده ثم اخر فاخر وهلم جرا الى ان

توهموا ان التاويل والتقدير المذكور امر مجمع عليه فهذا

ای ظاہر لا الٰہ الا اللہ ہو وقا رورة کسرت فی الاسلام

بالتاویل والتوجیہ والعرف من الظاہر الی ماذہبوا

الیہ والعیاذ باللہ من ذلک فان قلت ہل یجوز اظہار الوحدة

عند العوام مع انہم لا یفہمونہا کما ہو حقہا و یتساہلون

و یترکون الاحکام من الصلوٰة والصوم وغیرہما وفیہ انفتاح باب

الحاد واباحة الشرور والفساد والمداہنة فی امتثال الشرائع

وقد ورد انہ اذا ذکر القدر فامسکوا واذا ذکر

اصحابی فامسکوا الی اٰخرہ ومعلوم جلی ان التفتیش والتفصیل

والتحقیق فی امثال ہٰذہ المسائل دقیق یجر الی الضلال و

ہل یجوز اظہار الوحدة

الاضلال وایضا التوحید سر وافشاء السر حرام قلت سبحان

الله انتم اعلم ام الله فانه سبحانه اظهر التوحید بلا اله الا الله

علی اهل اللسان وھم ادرکوا ما ھو المراد منه لقوله تعالی

حکایة منهم اجعل الالهة الها واحدا الخ واذا قیل لهم لا اله

الا الله یستکبرون الخ ولم یبال ھذا الوھم اذ قد بعث

جمیع الانبیاء علیهم السلام بکلمة التوحید فقد اظهر سبحانه

التوحید باظهار المعجزات واستدل علیه بالدلایل وملاء

کتابه بالتهدیدات والحاق العار علی المنکر بالقتل والاسر

واباحة النساء فی الدنیا وخلود العذاب فی الاخرة بخلاف

ما امر فیه بالامساك عنه كالقدر واصحاب رسول الله صلى

الله عليه وسلم وغيرهما فانه ليس بمثابة التوحيد فيكون قياس

التوحيد على القدر وغيره فى الامساك قياسا مع الفارق

والضابطة فى معرفة السر الذى يجب كتمانه او اعلانه اقامة

البرهان او عدمها فالذى اقيم عليه البرهان يحل اظهاره

بل يثاب عليه والا يبلغوا اقامة البرهان فان اقامة البرهان

ليست الا للتفهيم والتعليم وكل منهما ليس الا لاظهار الحق و

اعلانه لا لكتمانه واخفائه وما لم يقم عليه برهان وكان سرا

دقيقا عسير الادراك يحرم افشاءه ويجب كتمانه فانظر ان لا اله

الا الله من ما هو هل اقيم عليه البرهان ام لا فتامل وقد

اظهر النبي صلى الله عليه وسلم التوحيد اظهارا بينا مقسما

عليه حيث قال والذی نفس محمد صلعم بيده لو دليتم بحبل

الى الارض السفلى لهبط على الله ثم قرء هو الاول والاخر

والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم فانه عبر من الارض

السفلى بالله فثبت اولا التوحيد بين الارض السفلى وبينه

سبحانه عبارة وبين وراءها وبينه سبحانه دلالة وثبت ثانيا

عبارة وصراحة بالاستشهاد فهذا هو اظهار التوحيد لا اخفاء

ولا يلغو الاقسام بالذی نفس محمد صلعم بيده ولا الاستشهاد بان

ورء هو الاول والاخر الخ واما تاویل الترمذی لهبط علی علم الله

وقدرته وسلطانه فهو باطل اما اولا فلانه لوکان مراده صلی

الله علیه وسلم هذا التاویل المذکور لما اقسم علیه لان المخاطب

یعلم ان الله سبحانه عالم بالارض السفلی لانها مخلوقة له سبحانه

وقادر علیه وحاکم علیه فیلغو الاقسام علی هذا المراد اذ القسم

یقتضی شدة انکار المخاطب للمقسم علیه او تنزیله منزلتها والمخاطب

یقر ویعترف بهذا المراد لا ینکره فضلا عن شدید الانکار فیلغو

القسم بخلاف العینیة المفهومة بین الله سبحانه وبین الارض

السفلی عبارة وبینه سبحانه وبین سائر الاشیاء دلالة فانه مستبعد

ويلزم المخاطب شديد الانكار فوقع القسم موقعه واما ثانيا

فلانه لوكان مراده صلعم التاويل المذكور لاستشهد عليه

بان قرء وهو بكل شئ عليم وهو على كل شئ قدير والله غالب

على امره دون ان قرء هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو

بكل شئ عليم فالحاصل ان التاويل المذكور يبطل الاقسام الذي

والاستشهاد المذكور وايضا يشهد على ما قلنا من جواز الاظهار

والاعلان قول المؤذن جهرا بامر الشارع فى عهد النبى صلى

الله عليه وسلم على رؤس الاشهاد من الصحابة رضوان الله عليهم

اجمعين اشهد ان لا اله الا الله الا الله فان الصحابة رضوان الله

وليشر بهی على جواز الاظهار قول المؤذن جهرا اشهد ان لا اله الا الله

علیہم کانوا اھل اللسان ادرکوا ماھو المراد من لا الہ الا اللہ ثم
کادراک غیرھم من المشرکین ماھو المراد منہ لقولہم اجعل الالھۃ
الھا واحدا فاتضح الاظہار والاعلان بازگو اسرار رمز مرسلین
آشکارا بہ کہ پنہان ذکر دین عشق خواہد کین سخن بیرون بود آینہ غماز نبود
چون بود ولنذکر اجمال تفصیل ماذکرنا فی تحقیق لا الہ الا اللہ
مع الادلۃ فنقول اولا المقدر فی لا الہ الا اللہ ھو غیر اللہ دون
موجود او ممکن بوجوہ الاول قرینۃ الزعم وھی زعم العکس اذ المخاطب
یزعم لا الہ غیر اللہ فرد ھذا العکس بانقلب وھو لا الہ الا اللہ والثانی
دلالۃ قولہ سبحانہ مالکم من الہ غیرہ فی مواضع عدیدۃ من الکتاب

علی نفی الغیر صراحۃ والثالث صریح نفی الغیر فی قوله علیه

السلام لا اله غیرک والرابع تقیید المنکور بالا الله بمعنی غیر الله

فی الادلة نحو لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا ایضاً ان علة

الملازمات المذکورة فی الکتاب اولاً هی التغائر المفروض بینه

سبحانه وبین المنکور الممکن وثانیاً ان التغائر یقتضی امکانه سبحانه

وثالثاً ان امکانه سبحانه یستلزم عجزه سبحانه والعیاذ بالله من

ذلک وبهذا التحقیق اندفع ما تحیر فیه فحول العلماء واکابرهم

من ان فی کلمة التوحید اشکالاً مشهوراً فالمقدر اما الموجود

فلا یلزم منه کذا واما الامکان فلا یلزم منه کذا او یجاب او لا

عن فلان وثانیا عن فلان وثالثا ان المقدر فی کلمة التوحید

هو غیر الله دون موجود او ممکن فارتفع واستوصل مبنی

الاشکال وهو موجود او ممکن فعلم ان تقدیر موجود او ممکن بناء

فاسد والاشکال المشهور بناء فاسد علی فاسد والاجوبة

کلها بناء فاسد علی فاسد   ای کمان وتیرها بر ساخته

صید نزدیک وتو دور انداخته   عقل در شرحش چو خر در گل بخفت   شرح

عشق وعاشقی هم عشق گفت   وانما ذهب الاکابر الی تقدیر موجود

او ممکن دون غیر لجعلهم اوهامهم ائمة ونبذوا قوله سبحانه

مالکم من اله غیره فی مواضع عدیدة من الکتاب وقوله

علیہ السلام لا الہ غیرك وراء ھم ظھریا وحملوا قولہ سبحانہ

الا اللہ ای غیر اللہ فی قولہ لوکان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا

علی بیان الواقع دون الاحتراز وائمتھم وھم اوھامھم حکموا

بامرین الاول ان المنظور للہ سبحانہ من لا الہ الا اللہ دفع

زعم وجود شریکہ سبحانہ وظاھر ان الممکن لیس بشریك للہ

سبحانہ فوجب حمل المنکور علی الواجب وتقدیر موجودا و

ممکن اذ تقدیر غیر اللہ یستلزم الکذب بداھۃ سواء ارید

من المنکور الالٰہ الممکن کالاصنام وغیرھم لصدق نقیضہ

اذ کل ممکن غیر اللہ والا یلزم الانقلاب او الواجب ای لا واجب

غیر الله فانه حینئذ یفهم عنه کثرة وجود الواجب لوقوع

المنکور فی سیاق النفی و بعد کثرة وجود الواجب فرضا

کیف یصح نفی الغیریة بینهم وبین الله سبحانه وتقدیر غیر

الله یخصص المنکور بالامکان اذ الواجب بعد فرض تعدد

وجوده یکون غیر الله سبحانه فتقدیر غیر الله یستلزم

کذب لا اله الا الله ای لا واجب غیر الله الا الله وهو کاذب

لصدق نقیضه فی ضمن الکلیة اذ کل واجب بعد

فرض وجوده یکون غیر الله والثانی ان الملازمات المذکورة

فی الکتاب یحکم حکما بینا بان المراد من المنکور المذکور فیها الواجب

اذ علة الملازمات المذكورة فی زعم ائمتهم هی التمانع ولا یتصور

المانع بین الممکن وبینه سبحانه اذ الممکن باسرہ فی قبضة ید

قدرته سبحانه فکیف یمانعه سبحانه فلهذین الشبهتین ذهبوا

الی تقدیر موجود او ممکن دون غیرہ والجواب عن الشبهتین

انه قد عرفت ان التغائر بین الممکن وبینه سبحانه یقتضی امکانه

سبحانه اولا ویقتضی اتصاف الممکن بامهات الصفات ثانیا و

الممکن بعد اتصافه بامهات الصفات لامانع له من التمانع

بینه وبین الله سبحانه لکونه سبحانه ممکنا ایضا وکل ممکن

عاجز فلا یکون الممکن فی قبضة ید قدرته سبحانه لانه سبحانه

والجواب عن الشبهتین

ممكن ايضا فرضا مثلا بمثل وظهر ايضا ان الشريك لله فى

الوجود سواء كان الشريك واجبا او ممكنا لايكون الا ممكنا اذ تعدد

الواجب يقتضى امكان كل واجب لان تعدد الواجب يستلزم

المثلية بينهما والمثلية من لوازم الامكان دون الوجوب وكذا

سقط ما قال ابن كمال باشا فى حاشيته على التلويح اعلم

ان الاستثناء فى كلمة التوحيد لايجوز ان يكون مفرغا بان يكون

الخبر المحذوف عاما كموجود او فى الوجود ويكون الا الله واقعا

موقعه كما وقع الا زيد موقع الفاعل نحو ما جاءنى الا زيد

لان المعنى على نفى الوجود عن اله سوى الله تعالى وهو انما

بطلان قول ابن كمال باشا

يحصل اذا جعل الاستثناء بدلا عن اسم لا على المحل اذ ح

يقع الاستثناء موقع اسم لا فيكون خبر لا خبرا له فيبقى الوجود عن

اله سوى الله تعالى كما هو المطلوب الا على نفي تغائر الله سبحانه

عن كل اله وهو الذي يفيده الاستثناء المفرغ لانه لما قام مقام

الخبر كان القصد الى نفيه فيفيد نفي مغائرته تعالى عن كل

اله ولا يحصل به التوحيد كما لا يخفى انتهى وجه السقوط

ان جعل الاستثناء بدلا عن اسم لا على المحل وكونه مفرغا واقعا

موقع خبر محذوف عام كموجود كما وقع الا زيد موقع

الفاعل في نحو ما جاء نى الا زيد متساوى الاقدام في الدلالة

علی نفی الوجود عن الہ سوی اللہ فیکون الجعل المذکور کحک

الوجہ بالید المعکوسۃ اذ لا یدل شئ من الاستبدال المذکور

او التفریع عن مقدر وھو الوجود او فی الوجود علی نفی مغائرۃ

اللہ سبحانہ عن کل الہ ولا یدل علی نفی المغایرۃ بینہ سبحانہ

وبین المنکور الا تقدیر غیر اللہ فی المحذوف دون موجود

او فی الوجود وقولہ لانہ لما قام مقام الخبر کان القصد الی

نفیہ فیفید نفی مغایرتہ الخ باطل اذ الاستثناء مطلقا مفرغا

کان او غیرہ لا یکون القصد الی مطابقتہ بالمستثنیٰ منہ نفیا و

ایجابا بل الی العکس وکذا اسقط ما قال رئیس العلماء شرقا وغربا

نفسا وابا وجدا اعنی مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ وقد ست

اسرار ابائہ فی رسالۃ التوحید حیث قال وسید الطائفہ جنید

بغدادی قدس سرہ فرمودند کہ علمنا ھذا مقید بالکتاب و

السنۃ یعنی ما مردم کہ صوفیہ ایم اینکہ از کشف حاصل است مقید بکتاب و سنت

است وکتاب و سنت موئد اوست و تائید کتاب و سنت ظاہر است ازان جملہ

کلمہ توحید است لا الہ الا اللہ چہ معنی متبادر بلا تاویل آنست کہ ہیچ الہ موجود نیست

مگر اللہ پس ازان لازم است کہ ہر چیز کہ الہ است عین اللہ است والہ عبارت از

معبود است ومعبود در لغت عبارت است ازانکہ پیش وی کسی تنذلل شود و نیست

موجودی کہ پیش وی موجود آخر متذلل نیست پس لازم آمد کہ ہر موجود عین اللہ است کہ

دروی ظاہراست اگرچہ عابد از راہ حماقت نداند وشکلان در کلمہ توحید تاویل میکنند

باینوجہ کہ نیست الہ حق کہ شرع اجازت دادہ باشد بعبادت آن موجود مگر اللہ پس اگر باطل

کہ شرع اجازت ندادہ است بعبادت آن موجود باشد مضائقہ ندارد و نفہمیدہ اند

کہ این تاویل بعید محض است عبادت بران دلالت ندارد خصوص در نہد و خطاب انتہی

وجہ السقوط انہ بعد تقدیر موجود فی لا الہ لا یثبت المغایرۃ

بینہ سبحانہ وبین المنکور فضلا عن اللزوم کما یفہم من قولہ

کہ معنی متبادر بلا تاویل آنست الخ اذ لا فارق بین لا الہ موجود الا

اللہ وبین کل الہ معدوم الا اللہ فانہم من کل ان کل الہ

معدوم عدما محضا واللہ سبحانہ موجود وجودا محضا فلا یفہم

العينیه بینهما وایضا لوکانت العینیة مفهومة بعد تقدیر

موجود لادرکه الاکابر السلف وما قال ومعبود درلغت عبارت

است ازانکه الخ مواخذ او لا بطلب النقل عن کتب اللغة

وثانیا باستشهاد المحاورة فی کلام العرب نعم ان التذلل

لازم معنی العابد اذ کل عابد متذلل وکل معبود متعزز

و اللازم مجاز ولا یرجع الیه الاعند تعذر الحقیقة ولا

تعذر للحقیقة ههنا کما ذکرنا ولکن اسقط ما قال الشیخ

محب الله اله ابادی فی اثبات العینیة بینه سبحانه وبین

جمیع الاشیاء من ان المراد بالله هو الموجود بعلاقة ان الا له

لابد ان یکون موجودا فذکر الملزوم ای الا له واريد اللازم

وهو الموجود فیکون معنی قولنا لا اله الا الله لا موجود الا الله

انتهی وجه السقوط ان ذکر الملزوم وارادة اللازم منه

مجاز ولا یرجع الیه الا عند تعذر الحقیقة ولا تعذر ههنا

وهو ظاهر وایضا یلزم التاویل فی ید والخطاب وهو مخل للبلاغة

وایضا خبر لا حینئذ ما هو فلا یخلو من ان یکون الخبر اما موجود

او ممکن کما هو مذهب الاکابر فیلزم نقد الکذب او

یلزم حینئذ نفی الشیٔ عن نفسه او یکون الخبر غیر الله فثبت

التوحید لکن لا تعرض له فی کلامه فکیف یثبت العینیة بینه

سبحانه وبين الموجود بتاويل لا اله بالموجود فقط ولنحرر

حاصل جميع ما ذكرنا فى هذه الرسالة فالحاصل من

الرسالة امور الاول بطلان تقدير موجود او ممكن فى لا اله

الا الله من وجوه منها انه لا قرينة عليه كما ذكرنا سابقا مفصلا

ومنها انه مخالف لصريح الكتاب والسنة نحو ما لكم من

اله غيره وقوله عليه السلام لا اله غيرك ومنها انه مخالف

للبراهين الخمسة فى الكتاب والثانى بطلان تعليل الملازمات

المذكورة فى الكتاب بالتمانع ايضا اذ التمانع لا يتصور الا

بين الله سبحانه وبين واجب اٰخر والتمانع بين الواجبين

علة لعدم خروج العالم من كتم العدم الى عرصة الوجود وبعد

خروج العالم من القوة الى الفعل لا يصلح ان يكون التمانع

علة للملازمات المذكورة اذ الابتغاء الى ذى العرش سبيلا

هو التمانع او ما يستلزمه والابتغاء الى ذى العرش سبيلا

لا يمكن الا بعد عجز ذى العرش فظهر ان الابتغاء وهو التمانع

او ما يستلزمه معلول لعجزه سبحانه دون العكس فظهر بطلان

تعليل الملازمات بالتمانع وايضا ان التمانع بين الموجودين

والاتفاق بينهما من عوارضهما لا من لوازمهما فالتمانع والاتفاق

لا يمكن ان يكون علة لملازمة اللوازم وهو ظاهر وبهذا التحقيق

سقط ما قيل ان قوله سبحانه لو كان فیهما الهة الا الله لفسدتا
حجة اقناعية كما ذكرنا سابقا وكذا سقط ما قال الشيخ الاكبر
في الفصوص في فص داود عليه السلام لو كان فيهما الهة
الا الله لفسدتا وان اتفقا فنحن نعلم انهما لو اختلفا تقديرا
لنفذ حكم احدهما فالنافذ الحكم هو الاله على الحقيقة والذي
لم ينفذ حكمه ليس باله انتهى وجه السقوط انه يفهم من
هذا الكلام انه ايضا ذهب الى ان علة الفساد هو التمانع و
قد عرفت انه ليس كذلك بل العلة هو التغاير فقط ولانا
لا نسلم امكان نفوذ حكم احدهما فقط على تقدير وجوبهما الوجوب

تزييف قول الشيخ محي الدين ابن عربي في تفسير

التساوی بین قدرتیہما عند وجوبہما وعلی تقدیر امکان احدہما

ووجوب الاٰخر نسلم نفوذ حکم احدہما لکن لا نسلم التمانع بینہما اذ

الممکن بعد فرض المذکور فی قبضۃ ید قدرۃ الواجب تعالی

فلا یلزم الفساد والحاصل انہ لا یلزم الفساد بالتمانع مطلقا سوأ

کانا متفقین او مختلفین فی المراد عند وجوبہما وعلی امکان

احدہما ووجوب الاٰخر وبالجملۃ انہ قد صار تقدیر موجود

فی الطیبۃ وتعلیل العلماء للفساد والملازمات المذکورۃ فی

الکتاب بالتمانع کلص مغلوب اوکعصف ماکول فظہر

ان تقدیر موجود او ممکن فی لا الٰہ الا اللہ والتعلیل للملازمات

بالتمانع تفسیر بالرای فقط ومخالف للکتاب والسنة نعوذ

باللہ من ذلک فظهر ایضا ان تقدیر غیر اللہ فی لا الہ الا اللہ و تعلیل

الملازمات بالتغایر فقط تفسیر الکتاب بالکتاب والسنة و

یشهد علی ما قلنا من تقدیر غیر اللہ فی لا الہ الا اللہ قول بعض

الکبراء قدس سرہ واسرارهم ؎ تیغ لا در قتل غیر حق براند

درنگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند ؎ ماند الا اللہ وباقی جملہ رفت ؎ شاد باش

ای عشق شرکت سوز رفت ؎ تیغ لا در قتل غیر حق براند ؎ مراده ان

المقدر او لا فی لا الہ الا اللہ غیر اللہ فسیف لا قتل ولا الغیریة

بین اللہ سبحانہ وبین المنکور من الالهة الممکنة عبارة وثانیا

قتل الغیریۃ بینہ سبحانہ وبین الاشیاء وراء الالھہ الممکنۃ

دلالہ اذ لا فارق بین ممکن وممکن فصدق قولہ تیغ لا در قتل غیر حق برانداِلخ

واما علی تقدیر موجود او ممکن فی لا الہ الا اللہ فلا یصدق قولہ

تیغ لا در قتل غیر حق براند اذ حینئذ سیف لا قتل راس واجب اٰخر

سوی اللہ تعالیٰ دون الغیریۃ بینہ سبحانہ وبین شئ من الاشیاء

من الممکن فکیف یصدق قولہ قدس سرہ تیغ لا در قتل غیر حق برانداِلخ

ولما کانت ھٰذہ الرسالۃ دالۃ علی توحید عدیم المثل

عز شانہ وکاسرۃ لاسنان المنکرین سمیناھا عدیم المثل

حروف بی نظیر وکاسرۃ الاسنان عرف دند ان شکن

وهذا تلخيص ما حررناه في

رسائلنا من مفتاح التوحيد

وكلمة الحق وجهد

المقلد

تم

الكتاب المستطاب المسمى به دندان شکن من تصنيف مولانا وبالفضل اولنا العارف الجزيل والفاضل الجليل الولی المرشد والهادی المسند المولوی محمد عبد الرحمن قدس سره على يد اضعف العباد واحقرهم المسكين محمد ليسين بن محمد فيض طلبخان غفر الله لهما بتاريخ ۱۶ محرم الحرام سنه ۱۳۱۲ھ في يوم الجمعه بحسب الامر والارشاد من كان امتثال امره واجبا على كل اهل الاديان في هذا الزمان الى دم غوث الثقلين المولوی المفتی محمد ابراهيم حسين اعلى الله مرتبه في الكونين والدارين وانا الكاتب المسكين محمد ليسين عفی عنه ساکن بستی کوٹلہ من محلات کرتفور ومن مضافات پشاور نوشته بماند سیه بر سپید نویسنده را نیست فردا امید الهی بیامرز این بر سرا نویسنده بیننده خواننده قاریا بر من مکن چندین عتاب گر خطائی رفته باشد در کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحبر الفاضل النحریر الکامل تذکرۃ السلف تبصرۃ الخلف المتمیز بالفضل والتقوی
بین الانام عبد العزیز العلام الذی لم یزل یتبلہ اللیالی والایام ادخلہ اللہ تعالی فی دار السلام
موردا علی ما الہم مولانا وسیدنا ومرشدنا الشیخ الکامل الفانی فی الذات صاحب المقامات
العالیات عبد الرحمن الذی نزل الفرقان وعلم البیان اغرقہ اللہ تعالی فی بحار الرحمۃ
والرضوان فقولہ الا اللہ یکون استثناء من الحکم السابق اعنی نفی الغیریۃ فیکون معنی
الا اللہ فانہ غیر اللہ وکذا فیما بعدہ ولا یخفی بطلانہ وفسادہ علی مذہب الموحدۃ وغیرہ فان
کون الشیٔ غیر نفسہ بدیہی البطلان لا یخفی بطلانہ علی الصبیان انتہی بلفظہ والی
مع قلۃ بضاعتی فی الجواب علی ما الہمنی ربی بفضلہ ولا بد من توضیح عبارۃ المورد اولا
وتمہید مقدمۃ ثانیا فاما توضیح العبارۃ فہو ان تقدیر غیر اللہ فی الکلمۃ الطیبۃ باطل
فاسد علی مذہب الموحدۃ وغیرہ لان الاستثناء لما کان من النفی اثباتا ومن الاثبات

نعیاً فیرجع حینئذ حاصل المعنی الی ان لا الہ غیر اللہ الا اللہ فانہ ای اللہ غیر اللہ اذ الحکم السابق ہو نفی الغیریۃ عن الالہۃ فلا بد بعد ذلک من اثبات الغیریۃ لہ تعالی لیحصل الحکمان المختلفان ایجابا و سلبا فیعود الحاصل الی ان لا الہ غیر اللہ الا اللہ فانہ ای اللہ غیر اللہ فیلزم کون الشیء غیر نفسہ وذلک باطل بدیہی البطلان لا یخفی بطلانہ علی الصبیان و اما تمہید مقدمہ فہو ان المستثنی لا بد ان یکون تابعا للمستثنی منہ فی الاستثناء بکلمۃ الا فی کونہ مسندا و مسندا الیہ سواء کان الاستثناء متصلا او منقطعا مفرغا او غیرہ فلو کان المستثنی منہ مسندا او کان مسندا الیہ فی الجملۃ السابقۃ یلزم ان یکون المستثنی ایضا کذلک فی اللاحقۃ الا تری الی قولہ تعالی ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا الآیۃ وقولہ سبحانہ ان ہذا الا ملک کریم فان الانسان فی الآیۃ الاولی مستثنی منہ و مسند الیہ فکذلک المستثنی اعنی الموصول وقع مسند الیہ ولفظ بشرا فی الآیۃ الثانیۃ مستثنی منہ و مسند فکذلک المستثنی وہو کذلک کریم وقع مسندا فمرجع الآیتین المذکورتین الی ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت و تواصوا بالحق وتواصوا بالصبر فانہم لیسوا فی خسر والی ہذا البشر الا ہذا ملک کریم وقس علیہ الکلمۃ الطیبۃ لا الہ الا اللہ و امثالہا مما وقع فیہ المستثنی مسندا و مسندا الیہ و ہذہ القاعدۃ مطردۃ فمن ادعی عدم الاطراد فعلیہ ان یاتی بمثال التخلف من القرآن او الحدیث او کلام لبلغاء البلغاء و

بعبارة اخری ان المستثنی والمستثنی منه اما ان یسندا الی شئ واحد بالایجاب او السلب او ان یسند ذلک الشئ الواحد الیهما کذلک وہذا ہو اما منطوق الاستثناء کما مر فی الامثلة المذکورة وقس علیہا غیرہا فلا یحمل المستثنی منه علی المستثنی وبالعکس الا تری فی جاءنی القوم الا زید مثلا لا یصح یقال فیه زید قوم وبالعکس وقس علی ہذا فاذا علمت ہذا فما زعمه المورد من انه علی تقدیر غیر الله یرجع حاصل الکلمة الی ان لا اله غیر الله الا الله فانه ای الله غیر الله ویلزم منه کون الشئ غیر نفسه وہو بدیہی البطلان لا یخفی بطلانه علی الصبیان فہو ناش عن قلة تدبرہ فان تبعیة المستثنی للمستثنی منه فی کونه مسندا او مسندا الیه لازمة علی ما مر وہی ہہنا مفقودة فان المستثنی منه ہہنا غیر الله وہو مسند والمستثنی لفظ الله وہو مسند الیه فاختل منطوق الاستثناء فبناء علی القاعدة الممہدة الصحیحة المطردة یرجع حاصل الکلمة الی ان لا اله غیر الله الا اله فانہا ای الالہة الله لا کما زعمه المورد حتی یلزم کون الشئ غیر نفسه ففی الکلمة الطیبة قد حکم الشارع بنفی الغیریة بین الله سبحانه وبین الاصنام فاذا انتفت الغیریة لا جرم ثبتت العینیة والا یلزم ارتفاع النقیضین لعدم الواسطة بین الغیریة والعینیة ولذا لم یذہب احد الی ان العالم لیس بعین ولا بغیرہ وانما منشاء ذلک الغلط الفاحش ان العلماء لما ارتکز فی عقولہم تقدیر موجود ما یماثله وتاویل الاله بالمعبود المستحق واشاعة ما یودی موداہ وانتشاہا مہم بدخول

الله فی الالہ و ثبوت الوجود له سبحانه حکم ذلک النحریر الکامل الزاما علینا بانه علی تقدیر غیر الله وکون الالہ بمعنی الاصنام یرجع حاصل الکلمۃ الی ان الالہ غیر الله فانه ای الله غیر الله کما انه علی تقدیر موجود وکون الالہ بمعنی المعبود المستحق یرجع حاصل الکلمۃ الی ان لا الہ موجود الا الله فانه ای الله موجود وما خطر بالبال ان ہذا قیاس مع الفارق لان المستثنی منه علی تقدیر موجود وکون الالہ بمعنی المعبود المستحق ہو الالہ او ضمیرہ والله مستثنی و علی تقدیر غیر الله وکون الالہ بمعنی الاصنام المستثنی منه ہو غیر الله والله مستثنی والاستثناء علی الاول متصل وعلی الثانی منقطع ففی الصورۃ الاولی رجوع الکلمۃ الطیبۃ الی ان لا الہ موجود الا الله فانه ای الله موجود مسلم لکون المستثنی اعنی الله مسند الیه فی الجملۃ اللاحقۃ کما ان المستثنی منه اعنی الالہ او ضمیرہ مسند الیه فی الجملۃ السابقۃ اما فی الصورۃ الثانیۃ فلا نسلم ان حاصل الکلمۃ یرجع الی ان لا الہ الا الله فانه ای الله غیرہ لعدم تحقق تبعیۃ المستثنی للمستثنی منه فان المستثنی منه ہو غیر الله مسند و المستثنی وہو الله قد جعل مسند الیه وبضافیه اثبات المستثنی منه للمستثنی وہو لا یجوز فان قلت لو جعل الالہ بمعنی المعبود المطلق او المستحق بعد ان قدر غیر الله فالاشکال وارد البتۃ لان الالہ لما کان بمعنی المعبود المطلق او المستحق فالله داخل فی الالہ قطعا فیکون الالہ مستثنی منه والله مستثنی وبعد اتصال الاستثناء وتقدیر غیر الله یرجع حاصل الکلمۃ

الی ان لااله ای لاشئ من المعبود المطلق او المستحق بغیر اللہ الا اللہ فانہ ای الاله غیر
اللہ فیلزم کون الشئ غیر نفسہ وہذا ہو الاعتراض المذکور قلت لما قدرنا غیر اللہ فی الخبر
وجعلناہ مستثنی علی تقدیر کون الاله بمعنی الاصنام فای مانع لنا عن جعلہ مستثنی منہ
علی تقدیر ناتین الاراوتین ایضا وبالجملہ نحن نجعل الاستثناء حینئذ ایضا منقطعا نجعل
غیر اللہ مستثنی منہ فلا اشکال لا یقال انہ لما کان للکلمۃ الطیبۃ علی تقدیر تاویل الاله
بالمعبود المستحق وتقدیر موجود معنی محصلا کما صرح المجیب ایضا بقولہ ففی الصورۃ
الاولی رجوع الکلمۃ الطیبۃ الی ان لا الہ موجود الا اللہ فانہ ای اللہ موجود مسلم فلم ترک
اتباع السواد الاعظم فی اہل الایمان وہو کلمۃ التوحید واختار اتباع من ہو منفرد فی
تقدیر غیر اللہ وکون الالہ مشترکا لفظیا بمعنی الواجب والمعبود الممکن لانا نقول
لا یلزم من تسلیم صحۃ المعنی المذکور تسلیم وضع الالہ للمعبود المستحق وتسلیم تقدیر موجود
لانہ ربما یکون للکلام معنیان احدہما موافق للقران والحدیث والآخر مخالف لہما
فکیف یلزم علینا ان نقول بتقدیر موجود وبوضع الالہ للمعبود المستحق والحال ان الکتاب
والسنۃ ناطقان بکون الالہ مشترکا لفظیا وببطلان تقدیر موجود ولا ریب ان تقدیر
موجود مخالف لقواعد البلاغۃ التی لا یخلو کلام اللہ والرسول وکلام البلغاء عنہا قط و
لا اعتداد لغیرہم لانہم کالانعام ورسائل مولانا وسیدنا ومرشدنا قدس سرہ کافلۃ لبیان

لبیان ہذا الامرین وشافیۃ لامراض التشکوکات والشبہات ما ارفع سما تحقیقہ و
عرش تدقیقہ فارجع البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک
البصر خاسئا وہو حسیر فلما کان الحق یظہر کالشمس فی نصف النہار فلا ینبغی لاحد
ان ینکر علیہ فضلا عن اشد الانکار ولا یلزم ترک السواد الاعظم لانہ لما کان التاویل
والتقدیر المذکوران مخالفین للقران والحدیث فاین السواد الاعظم حتی یلزم ترکہ
وبالجملۃ ہذا الایراد یلزمہ المورد علینا بحکم سلطان الوہم ۔ الا فالعقل الصافی عن المسوّش
بالوہم تیبادر تبادرا سریعا الی ان حاصل الکلمۃ یرجع الی ان لا الہ غیر العبد الا اللہ فانہا
ای الالہۃ فافہم ولاتکن من الغافلین ۔ الحمد للہ علی الاتمام والصلوۃ والسلام علی خیر الانام
وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام

محمد یٰسین عفی عنہ

فقط